گنڈاپ کی موت

ایس حمید

Pakistanipoint

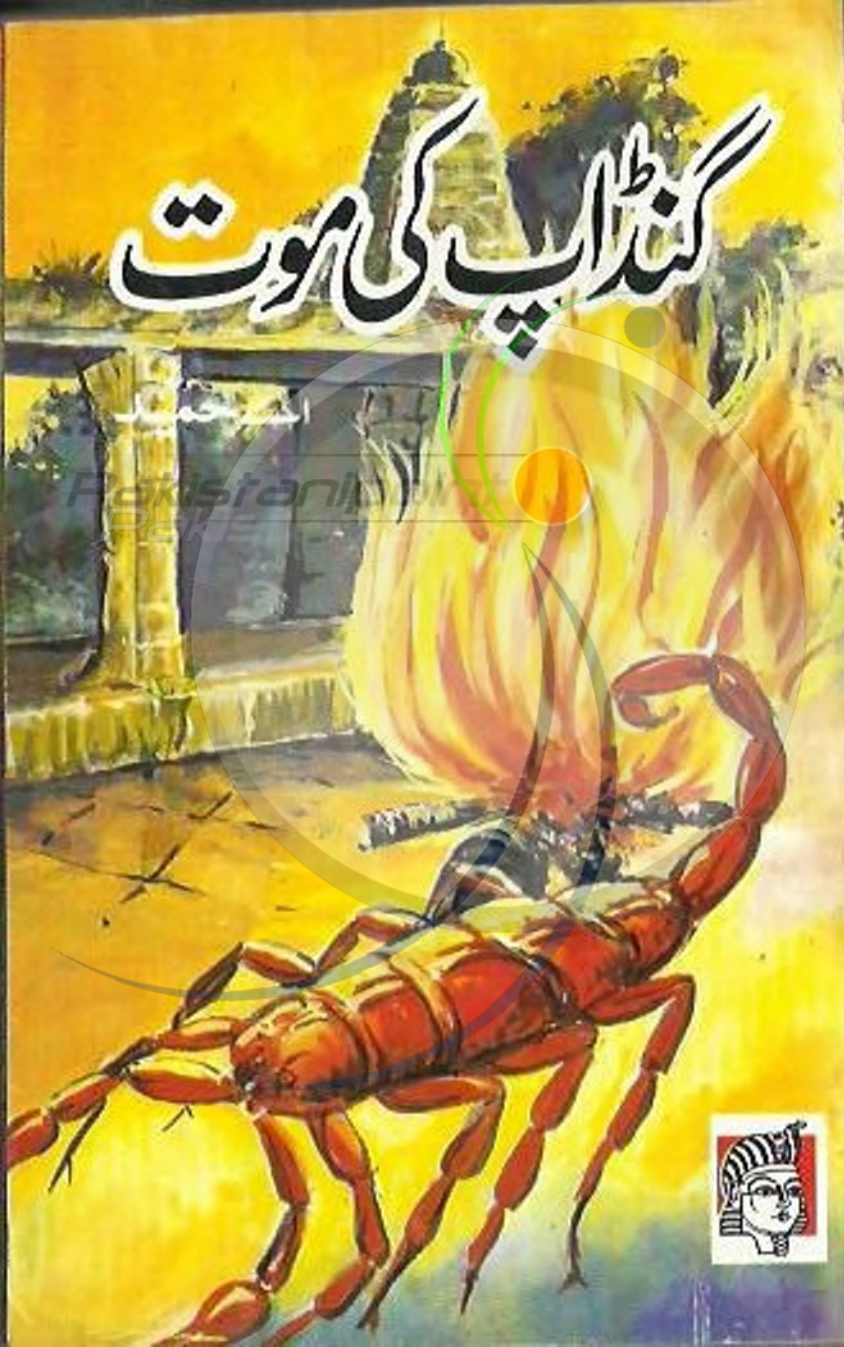

عنبر ناگ ماریا ○ کہانی نمبر ۱۷۳

گنڈاپ کی موت

اے حمید

Pakistanipoint

فیروز سنز (پرائیویٹ) لمیٹڈ

لاہور۔ راولپنڈی۔ کراچی

گنڈاپ کی موت

ناگ اور رخسانہ آتش پرستوں کے مندر میں داخل ہو گئے۔

انہوں نے جوگیوں والے کپڑے پہن رکھے تھے اور وہ آتش پرستوں کے بھجن گا رہے تھے۔ مندر کے صحن کے درمیان میں آگ جل رہی تھی۔ آگ کی پوجا کرنے والے آگ کے الاؤ کے اردگرد بیٹھے پوجا کر رہے تھے۔ ناگ نے سیاہ پوش کو خود بھی دیکھ لیا اور رخسانہ کو دکھا دیا۔ سیاہ پوش بڑے پجاری کے لباس میں لمبا زرد اور سفید چوغہ پہنے الاؤ کے سامنے بیٹھا آگ میں زعفران ڈالتا جا رہا تھا۔ یہی وہ سیاہ پوش تھا جس کو یہ سب معلوم تھا کہ ماریا، کیٹی، تھیوسانگ اور جولی سانگ کہاں ہیں اور ناگ اس سے یہی معلوم کرنے وہاں آیا تھا۔ دوسری طرف اس سیاہ پوش پجاری کو بھی ناگ کی

Pakistanipoint

تلاش تھی۔ کیونکہ اگر وہ ناگ کو سانپ کی شکل میں پکڑ کر مردوں کے کنوئیں کے اندر زمین دوز تہہ خانے لے جاتا ہے تو گنڈاپ کا سر اس کے دھڑ کے ساتھ دوبارہ جڑ سکتا تھا اور اس کی کھوئی ہوئی طاقت بھی واپس آ سکتی تھی۔ تب وہ ایران کے تخت پر قبضہ کر کے شہزادی نیلوفر سے شادی بھی کر سکتا تھا۔ سیاہ پوش نے ناگ کو پہلے نہیں دیکھا ہوا تھا۔ وہ ناگ کو صرف اسی وقت پہچان سکتا تھا جب وہ سانپ کی شکل میں ہو۔

آسمان پر کالے بادل چھا گئے۔ بجلی چمکنے لگی اور تیز موسلادھار بارش شروع ہو گئی۔ بادل اتنے کالے تھے کہ دن کے وقت بھی اندھیرا چھا گیا۔ رخسانہ نے ناگ سے دھیمی آواز میں پوچھا۔

"سیاہ پوش اگر یہاں سے نہ ہلا تو ہم کیا کریں گے؟"

ناگ نے آہستہ سے کہا۔

"یہ میں خوب جانتا ہوں۔ تم خاموشی سے بیٹھی رہو"۔

مندر کے اوپر چھت کی وجہ سے بارش وہاں نہیں آ رہی تھی۔ تھوڑی دیر بعد پوجا ختم ہو گئی۔ لوگ وہاں

PakistaniPoint

سے جانے لگے۔ ناگ اور رخسانہ ایک کونے میں پتھر کے ستون کے پاس بیٹھ گئے۔ وہ یہ ظاہر کر رہے تھے کہ پردیسی ہیں اور کسی دوسرے ملک سے آئے ہیں۔ ناگ کی نظریں سیاہ پوش پر جمی ہوئی تھیں۔ وہ اپنی جگہ سے اٹھا اور آہستہ آہستہ مندر کے اونچے اونچے ستونوں میں سے ہوتا ہوا ایک کوٹھڑی میں داخل ہو گیا۔

دوستو! یہ تو آپ پچھلی کتاب میں پڑھ چکے ہیں کہ عنبر ماریا کیٹی اور تھیوسانگ کو اسی شہر کے ایک ویران قبرستان کے نیچے خفیہ تہہ خانے میں گنڈاپ نے تابوتوں میں اس حالت میں بند کر رکھا ہے کہ عنبر، ماریا، کیٹی، تھیوسانگ اور جولی سانگ بالکل بے ہوش ہیں۔ ماریا بھی لڑکی کی شکل میں بے ہوش ہے۔ گنڈاپ ان سب کے جسموں میں سے تھوڑا تھوڑا خون پی کر ان کی طاقت حاصل کرتا تھا۔ ناگ وہاں نہیں تھا بلکہ ایک دوسری جگہ قبر میں مردہ حالت میں پڑا تھا لیکن وہ وہاں سے نکلنے میں کامیاب ہو گیا۔ اب ناگ کی حالت یہ ہے کہ اس کو عنبر، ماریا، کیٹی، تھیوسانگ اور جولی سانگ کی خوشبو نہیں آ سکتی اور نہ ہی ناگ کے جسم سے اس کی خوشبو باہر نکلتی ہے۔ یہ سب کچھ گنڈاپ کے زبردست طلسم کی وجہ

Pakistanipoint

سے ہوا ہے۔ ایران کے بادشاہ نے بچوں کو اغوا کر کے ان کا سانس پی جانے کے جرم میں جب گنڈاپ کی گردن اڑا دی تو گنڈاپ کا جسم اور کٹی ہوئی گردن غائب ہو کر تہہ خانے میں نمودار ہو گئی تھی جہاں سیاہ پوش جو گنڈاپ کا دوست ہے موجود تھا۔

گنڈاپ نے سیاہ پوش سے کہا۔

"اب میرے پھر سے زندہ ہونے کی صرف یہی صورت ہے کہ کسی طرح تم ناگ کو پکڑ کے میرے پاس لاؤ۔ اس کے سر کے مغز کو میرے جسم پر لگاؤ گے تو میری گردن میرے دھڑ کے ساتھ جڑ جائے گی۔ مگر تم ناگ کو صرف سانپ کی شکل میں ہی پکڑ سکو گے"۔

چنانچہ سیاہ پوش اب ناگ کی تلاش میں تھا۔ یعنی اس سانپ کی تلاش میں تھا جو ناگ دیوتا ہے۔ ناگ نے یہ بھی سن لیا تھا کہ سیاہ پوش کو معلوم ہے کہ عنبر، ماریا، کیٹی، تھیوسانگ اور جولی سانگ کس جگہ پر قید میں رکھے گئے ہیں۔ ناگ اب سیاہ پوش کے سامنے سانپ کی شکل میں آتے ہوئے گھبرا رہا تھا۔ اسے معلوم تھا کہ جونہی وہ سانپ کی شکل میں آیا۔ سیاہ پوش کو اپنے طلسم کے ذریعے معلوم ہو جائے گا کہ یہی ناگ دیوتا ہے پھر وہ

Pakistanipoint

اسے جادو کر کے اپنے قبضے میں کر لے گا۔

اب ہم واپس اپنی پراسرار کہانی کی طرف آتے ہیں۔

جب سیاہ پوش اپنی مندر کی کوٹھڑی میں چلا گیا تو ناگ نے رخسانہ سے کہا۔

"رخسانہ! میں سمجھتا ہوں کہ اب تمہاری ضرورت نہیں رہی اور تم واپس حویلی میں چلی جاؤ۔ باقی کا کام میں خود ہی کر لوں گا"۔

اس کی وجہ یہ تھی کہ ناگ رخسانہ کنیز پر اپنی خفیہ طاقت ظاہر نہیں کرنا چاہتا تھا اور وہ اس پر یہ بھی ظاہر نہیں کرنا چاہتا تھا کہ اسے اپنے دوستوں یعنی عنبر، ماریا، کیٹی، جولی سانگ اور تھیوسانگ کی تلاش ہے۔ رخسانہ کو کیا اعتراض ہو سکتا تھا۔ وہ مندر سے چلی گئی۔ مندر میں ناگ اکیلا رہ گیا۔ الاؤ میں آگ اسی طرح جل رہی تھی۔ دن گزرتا جا رہا تھا۔ باہر بادل گرج رہے تھے۔ بارش ہو رہی تھی۔ جب کافی دیر گذر گئی اور سیاہ پوش اپنی کوٹھڑی سے باہر نہ آیا تو ناگ نے ادھر ادھر دیکھا۔ مندر خالی ہو چکا تھا۔ صرف مندر کے ملازم چل پھر رہے تھے۔ ناگ نے سوچا کہ اس طرح بیٹھے رہنے

Pakistanipoint

سے اس پر شک ہو سکتا ہے۔ وہ اٹھا اور ایک چھوٹے پجاری کے پاس جا کر بولا۔

"میں پردیسی ہوں۔ مندر کے درشن کرنے آیا ہوں۔ رات گزارنے کو جگہ نہیں ہے"۔

چھوٹے پجاری نے کہا۔

"مندر کے ساتھ ہی ایک سرائے ہے تم وہاں جا کر رات بسر کر سکتے ہو۔ یہ سرائے باہر سے آئے ہوئے یاتریوں کے لئے ہی ہے"۔

ناگ باہر آ گیا۔ بارش موسلادھار ہو رہی تھی۔ بڑی مشکل سے ناگ کو سرائے میں ایک چھوٹی سی کوٹھڑی رات بسر کرنے کو مل گئی۔ رات ہونے تک ناگ سرائے میں ہی رہا۔ جب رات گہری ہونے لگی اور مندر میں پوجا پاٹھ بھی ختم ہو گئی تو ناگ مندر میں آ گیا۔ سیاہ پوش ابھی تک باہر نظر نہیں آ رہا تھا۔ ناگ نے سوچا کہ کہیں وہ چلا نہ گیا ہو۔ اس کی کوٹھڑی میں چل کر معلوم کرنا چاہیے۔ لیکن ناگ سیاہ پوش کی کوٹھڑی میں سانپ کی شکل میں نہیں جا سکتا تھا۔

وہ مندر کے صحن میں الاؤ کے پاس بیٹھا تھا۔ الاؤ میں آگ جل رہی تھی۔ مندر میں ہلکا ہلکا اندھیرا چھایا

Pakistanipoint

ہوا تھا۔ باہر سے بارش کی زوردار آواز آ رہی تھی۔ الاؤ میں آگ کے شعلے اب مدھم ہو گئے تھے لیکن انگارے سرخ ہو کر دہک رہے تھے۔ ناگ اٹھنے ہی لگا تھا کہ اچانک اس نے دیکھا کہ آگ کے انگاروں میں سے کوئی شے آہستہ آہستہ اپنا سر باہر نکال رہی ہے۔ ناگ نے اپنی نظریں اس پراسرار لال لال چیز پر جما دیں۔ ناگ یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ سرخ دہکتے ہوئے انگاروں میں سے ایک بچھو باہر نکل کر اپنی گردن اٹھا کر ناگ کو تکنے لگا۔ اس کا سارا جسم انگارے کی طرح دہک رہا تھا۔ بچھو نے ناگ کی تعظیم کی اور بولا۔

"ناگ دیوتا کو آتشی بچھو کا سلام قبول ہو"۔

ناگ نے تعجب سے پوچھا۔

"کیا تم آگ میں بھی زندہ رہتے ہو؟"

آتشی بچھو نے کہا۔

"ناگ دیوتا! اگر مچھلی پانی میں زندہ رہ سکتی ہے تو میں آگ میں زندہ کیوں نہیں رہ سکتا۔ جو خدا مچھلی کو پانی میں ہوا مہیا کرتا ہے وہی مجھے بھی آگ میں زندہ رکھتا ہے"۔

اب ناگ کو یاد آ گیا کہ اس نے سن رکھا تھا کہ

Pakistanipoint

جب کہیں آگ پانچ برس تک جلتی رہے تو خدا کی قدرت سے اس آگ کے اندر ایک بچھو پیدا ہو جاتا ہے۔ جس کو سمندری کہتے ہیں۔ اس بچھو کو زمین کے اوپر اور اندر کی بہت سی خفیہ باتوں کا علم ہو جاتا ہے۔

ناگ نے کہا۔

"کیوں نہیں کیوں نہیں۔ خدا کی طاقت سب سے اعلیٰ ہے۔ وہ ہر شے پر قدرت رکھتا ہے۔ وہ جو چاہے کر سکتا ہے۔ اس کی طاقت کا کوئی شمار نہیں ہے"۔

آتشی بچھو نے کہا۔

"ناگ دیوتا! اس وقت میں تمہیں ایک خاص بات بتانے آگ سے باہر نکلا ہوں۔ مجھے پتہ چل گیا تھا کہ تم یہاں موجود ہو۔ میں تمہیں خبردار کرنے آیا ہوں کہ سیاہ پوش پجاری اپنی کوٹھڑی کے اندر تمہیں ہلاک کرنے کے لئے ایک ایسا منتر' ایک ایسا طلسم کر رہا ہے کہ اگر وہ یہ منتر پورا کرنے میں کامیاب ہو گیا تو پھر تم ایک ایسی مصیبت میں پھنس جاؤ گے کہ شاید قیامت تک اس مصیبت سے باہر نہ نکل سکو"۔

ناگ نے کہا۔

"میں جانتا ہوں۔ لیکن کیا تم بتا سکتے ہو کہ عنبر'

Pakistanipoint

ماریا، کیٹی، تھیوسانگ اور جولی سانگ کہاں ہیں؟ پھر مجھے یہاں بیٹھے رہنے کی کوئی ضرورت نہیں ہو گی"۔

آتشی بچھو کہنے لگا۔

"یہ راز فاش کرنے کی مجھے اجازت نہیں ہے۔ میں تمہیں صرف آنے والے خطرے سے خبردار کرنے آیا ہوں۔ تم یہاں سے فوراً کسی دوسرے ملک کی طرف چلے جاؤ"۔

ناگ نے کہا۔

"میں عنبر، ماریا اور اپنے دوسرے دوستوں کو ساتھ لئے بغیر یہاں سے ہرگز نہیں جا سکتا"۔

آتشی بچھو بولا۔

"کیا تمہیں اپنی جان کی پرواہ نہیں ہے ناگ دیوتا؟"

ناگ مسکرایا اور کہنے لگا۔

"آتشی بچھو! مجھے افسوس ہے کہ تم کو زمین کے اوپر اور اندر کی ساری چیزوں کی خبر ہے لیکن تم میرے بارے میں یہ بھی نہیں جانتے کہ میں عنبر، ماریا، کیٹی اور تھیوسانگ اور جولی سانگ کے بغیر یہاں سے کہیں نہیں جا سکتا"۔

Pakistanipoint

آتشی بچھو نے کہا۔

"ناگ دیوتا! میں نے اپنا فرض ادا کر دیا ہے اب تم جانو تمہارا کام---"۔

یہ کہہ کر آتشی بچھو واپس انگاروں کی آگ میں گھس گیا۔ ناگ نے دل میں آتشی بچھو کا شکریہ ادا کیا۔ کیونکہ وہ اسے ایک زبردست خطرے سے آگاہ کر گیا تھا۔ سیاہ پوش کوٹھڑی کے اندر کوئی خوفناک طلسم کر رہا تھا۔ اسی لئے اس کی کوٹھڑی دیر سے بند تھی۔ ناگ اٹھ کر ستون کے پیچھے ہو گیا۔ جب اس کو یقین ہو گیا کہ اسے کوئی نہیں دیکھ رہا تو اس نے سانس اندر کو کھینچی اور ایک ننھی سی چڑیا کی شکل اختیار کر لی۔ وہ سانپ بن کر سیاہ پوش کی کوٹھڑی میں جانے کا خطرہ مول نہیں لینا چاہتا تھا۔

چڑیا کا رنگ گہرا نیلا تھا اور وہ اندھیرے میں دکھائی نہیں دیتی تھی۔ ناگ آہستہ سے اٹھ کر مندر کے پجاری سیاہ پوش کی کوٹھڑی کے روشن دان میں آ کر بیٹھ گیا اس نے گردن ٹیڑھی کر کے کوٹھڑی میں دیکھا۔ کوٹھڑی میں سیاہ پوش پجاری لکڑی کی ایک چوکی پر آلتی پالتی مارے بیٹھا تھا۔ اس کے سامنے بھی ایک چوکی پڑی

Pakistanipoint

تھی جس پر رکھی تھالی میں اگربتی اور لوبان سلگ رہا تھا۔ ایک دیا بھی جل رہا تھا۔ اگربتی اور لوبان کا دھواں چھت کی طرف اٹھ رہا تھا۔ سیاہ پوش پجاری دھیمی آواز میں کوئی منتر پڑھتا جا رہا تھا۔ اس کی آنکھیں بند تھیں۔ ناگ چڑیا کے روپ میں روشن دان میں چپ چاپ بیٹھا یہ منظر دیکھنے لگا۔ اسے معلوم تھا کہ سیاہ پوش پجاری کوئی طلسم کر رہا ہے جس کی مدد سے وہ گنڈاپ کے کٹے ہوئے سر کو دوبارا جوڑ کر اسے زندہ کرنا چاہتا ہے۔ یہ بات ثابت ہو چکی تھی کہ گنڈاپ ناگ عنبر' ماریا اور جولی سانگ تھیوسانگ کا دشمن تھا اور اسی نے ناگ کے علاوہ باقی دوستوں کو کسی جگہ چھپا رکھا تھا۔ سیاہ پوش اب ناگ کی تلاش میں تھا اور اسی کے واسطے یہ منتر پڑھ رہا تھا کہ منتر کے ذریعے یہ معلوم کرے کہ ناگ کہاں ہے اور پھر کسی طرح اسے اپنے قابو میں کر کے اس کے دماغ کا مغز نکال کر گنڈاپ کے جسم پر ملے تاکہ وہ دوبارا زندہ ہو جائے۔

سیاہ پوش پجاری منتر پڑھتے پڑھتے رک گیا۔ اس نے آنکھیں کھول کر لوبان اور اگربتی کے دھوئیں کو دیکھا۔ دھوئیں میں ایک ڈراؤنی شکل نمودار ہوئی اور

Pakistanipoint

ایک ہلکی سی چیخ مار کر غائب ہو گئی۔ پجاری نے زیادہ زور شور سے منتر پڑھنے شروع کر دئے۔ دوسری بار پھر وہی ڈراؤنی شکل دھوئیں میں ظاہر ہوئی۔ سیاہ پوش پجاری نے پوچھا۔

"مہا دیو! مجھے بتاؤ ناگ دیوتا کہاں ہے۔ مجھے اس کا دماغ چاہیے"۔

دھوئیں میں ابھری ہوئی ڈراؤنی شکل نے کہا۔

ناگ دیوتا تمہارے مندر میں اس وقت موجود ہے"۔

سیاہ پوش پجاری نے خوش ہو کر پوچھا۔

"وہ کہاں ہے۔ کس جگہ پر ہے؟ کیا وہ سانپ کی شکل میں ہے؟ میں اسے پکڑنا چاہتا ہوں"۔

ناگ چڑیا کی شکل میں روشندان کے کونے میں سمٹ کر بیٹھا تھا۔ وہ ڈر گیا کہ کہیں یہ ڈراؤنی بدروح اس کے بارے میں سب کچھ نہ بتا دے۔ لیکن دھوئیں والی شکل نے کہا۔

"یہ بتانا میری طاقت سے باہر ہے۔ ناگ دیوتا کی طاقت مجھ سے زیادہ ہے کیونکہ وہ نیکی کی طاقت ہے۔ ناگ دیوتا انسانوں کی مدد کرتا ہے۔ میں برائی کا دیوتا

Pakistanipoint

ہوں، اس لئے میری طاقت ناگ دیوتا کے مقابلے میں کمزور ہے۔ میں تمہیں صرف اتنا ہی بتا سکتا ہوں کہ ناگ مندر میں اس وقت موجود ہے۔ باقی تم خود اسے تلاش کرو"۔

سیاہ پوش پجاری نے کہا۔

"گنڈاپ اس وقت تک دوبارا زندہ نہیں ہو گا جب تک میں ناگ دیوتا کا مغز اس کی گردن سے نہیں لگاؤں گا۔ مجھے بتاؤ میں ناگ کو کس جگہ تلاش کروں؟"

دھوئیں کی شکل نے لرزتی ہوئی آواز میں کہا۔

"اس شہر کے ویران قبرستان کے نیچے تہہ خانے میں تم نے ناگ دیوتا کے ساتھیوں کو قید کر رکھا ہے گنڈاپ بھی اسی تہہ خانے میں مردہ پڑا ہے۔ اس کی گردن کٹی ہوئی ہے۔ وہاں ابھی جاؤ اور آتشی منتر پڑھ کر گنڈاپ کی گردن پر پھونکو وہ زندہ ہو جائے گا۔ کیونکہ ناگ دیوتا کو تم کبھی اپنے قبضے میں نہ کر سکو گے"۔

اتنا کہہ کر دھوئیں کی ڈراؤنی شکل ایک چیخ مار کر غائب ہو گئی۔ پجاری جلدی سے اٹھا اور کوٹھڑی سے نکل کر شہر کے ویران قبرستان کی طرف چل پڑا۔ ناگ بھی چڑیا کی شکل میں اس کے اوپر اڑتے ہوئے ساتھ

Pakistanipoint

ساتھ چلا جا رہا تھا۔ وہ بھلا پجاری کو اکیلا کیسے چھوڑ سکتا تھا۔ کیونکہ ناگ کو یہ معلوم نہیں تھا کہ عنبر ماریا کیٹی تھیوسانگ اور جولی سانگ کس جگہ پر قید ہیں یہ تو اسے دھوئیں میں ابھرنے والی شکل کی باتوں سے معلوم ہوا کہ یہ سارے دوست کسی پرانے قبرستان کے تہہ خانے میں بند ہیں۔ اسی لئے ناگ پجاری کے ساتھ ساتھ جا رہا تھا۔

سیاہ پوش مندر سے نکل کر شہر کے باغ میں سے ہوتا ہوا ویران علاقے میں آ گیا۔ بارش رک گئی تھی۔ آسمان پر بادل اسی طرح چھائے ہوئے تھے۔ چلتے چلتے دور کچھ درخت دکھائی دیئے تو سیاہ پوش پجاری اس طرف ہو گیا۔ ناگ اس کے سر کے اوپر کافی بلندی پر ساتھ ساتھ اڑ رہا تھا۔ درختوں کے درمیان ایک ٹوٹی پھوٹی چار دیواری تھی۔ اس چاردیواری کے اندر قبریں ہی قبریں تھیں۔ بارش کی وجہ سے ساری قبریں بھیگی ہوئی تھیں۔ سیاہ پوش پجاری ایک قبر کے پاس جا کر رک گیا۔ ناگ بھی درخت کی ٹہنی پر اتر کر اسے غور سے دیکھنے لگا کہ اب یہ کیا کرنے والا ہے۔ پجاری کے مڑ کر پیچھے دیکھا کہ کوئی اس کا تعاقب تو نہیں کر رہا ہے؟ پھر قبر میں جو شگاف بنا ہوا تھا اس میں داخل ہو گیا۔ ناگ شگاف کے

Pakistanipoint

پاس اتر آیا۔ اب اس کے لئے لازم ہو گیا تھا کہ وہ سانپ بن کر اندر جائے مگر وہ سانپ بنتے ہوئے جھجک رہا تھا کیونکہ خطرہ تھا کہ اگر وہ سانپ بنا تو پجاری اپنے طلسم کی مدد سے اسے کہیں پکڑ نہ لے۔

ناگ نے بچھو کی شکل اختیار کی اور قبر کے شگاف میں داخل ہو گیا۔ وہ بڑی تیز تیز جا رہا تھا تاکہ کہیں پجاری اندر جا کر گنڈاپ کو زندہ نہ کر دے۔ سیاہ پوش پجاری سرنگ میں سے گذر کے اس تہہ خانے میں آ گیا جہاں ایک طرف گنڈاپ کی کٹی ہوئی لاش پڑی تھی۔ عنبر ماریا، کیٹی تھیوسانگ اور جولی سانگ جن تابوتوں میں بے ہوش پڑے تھے وہ تہہ خانہ اس سے ذرا آگے تھا۔ لیکن ناگ وہیں رک گیا۔ وہ گنڈاپ کو زندہ نہیں دیکھنا چاہتا تھا۔ سیاہ پوش پجاری گنڈاپ کے کٹے ہوئے سر کو اپنی گود میں لے کر بیٹھ گیا اور اس نے آتشی منتر کا طلسم پڑھنا شروع کیا۔ ناگ بے چین تھا۔ وہ سیاہ پجاری کو طلسم پورا کرنے سے پہلے ختم کر دینا چاہتا تھا۔ وہ اسے سانپ بن کر ڈستے ہوئے گھبرا رہا تھا کہ کہیں وہ پلٹ کر اسے پکڑ نہ لے۔ پجاری جلدی جلدی آتشی منتر پڑھ رہا تھا۔ اب سوچنے کا وقت نہیں تھا۔ آتشی منتر ختم کرتے

ہی پجاری نے پھونک مار کر گنڈاپ کو پھر سے زندہ کر دینا تھا۔ ناگ نے یہی فیصلہ کیا کہ وہ بچھو بن کر ہی پجاری کو ڈنگ مارے گا۔

ناگ نے اپنے اندر زبردست زہر پیدا کر لیا تھا۔ وہ آہستہ آہستہ زمین پر رینگتے ہوئے سیاہ پوش پجاری کی طرف بڑھنے لگا۔ پجاری بلند آواز میں منتر پڑھے جا رہا تھا۔ اس کی آنکھیں بند تھیں۔ اس کی گود میں پڑے گنڈاپ کے سر نے اب ہلنا بھی شروع کر دیا تھا۔ وقت بڑا نازک تھا۔ ناگ بچھو کی شکل میں پجاری کے پیچھے آ گیا پھر اس نے وہیں سے چھلانگ لگائی اور پجاری کی گردن سے چمٹ کر جلدی سے اسے ڈس دیا۔ اور اچھل کر پیچھے جا گرا۔ ناگ نے بچھو میں اتنا خوفناک زہر بھر دیا تھا کہ کوئی طاقتور سے طاقتور انسان بھی اسے برداشت نہیں کر سکتا تھا۔ سیاہ پوش پجاری کا جسم ایک دم سن ہو گیا۔ اس کی آواز رک گئی۔ کیونکہ اس کا گلا زہر کے اثر سے بند ہو گیا تھا۔ اس نے دونوں ہاتھوں سے اپنی گردن پکڑ لی اور اس کے حلق سے غوں غوں کی آواز نکلی۔ پھر وہ اٹھا۔ مگر اٹھتے ہی دھڑام سے نیچے گر پڑا۔ گنڈاپ کا کٹا ہوا سر اس کی گود سے اچھل کر فرش پر

Pakistanipoint

لڑھک گیا۔ ناگ ابھی تک بچھو کی شکل میں تھا۔ جب اس نے دیکھا کہ پجاری اب نہیں اٹھ سکتا تو اس نے ایک بار پھر اسے گردن پر ڈس دیا۔ پجاری تڑپا اور پھر ٹھنڈا ہو گیا۔ وہ مر چکا تھا اس کا جسم ایک دم پھولنے لگا۔ اور جگہ جگہ سے پھٹ گیا اور خون سیاہ پانی بن کر بہنے لگا۔ ناگ نے فوراً سانپ کی شکل اختیار کر لی۔ اس نے غصے میں پھنکارتے ہوئے فرش پر لڑھکی ہوئی گنڈاپ کی گردن کو غور سے دیکھا۔ اس کی آنکھیں بتا رہی تھیں کہ اس میں کچھ کچھ زندگی واپس آ گئی ہے۔ کیونکہ یہ آتشی منتروں کا اثر تھا۔ ناگ نے اپنا پھن کھول دیا۔ وہ سخت غصے میں پھنکارا۔ اب اس کے اندر ناگ دیوتا کا زہر موجود تھا۔ یہ وہ زہر تھا کہ اگر اس وقت ناگ پتھر کو ڈس دیتا تو پتھر بھی پگھل کر پانی بن جاتا۔ ناگ کو معلوم تھا کہ اگر گنڈاپ دوبارا زندہ ہو گیا تو وہ نہ صرف یہ کہ اسے ہلاک کر ڈالے گا بلکہ عنبر، ماریا کیٹی، تھیوسانگ اور جولی سانگ کو بھی اپنے طلسم سے شدید نقصان پہنچائے گا۔ ناگ نے اپنا پھن گنڈاپ کی آہستہ آہستہ ہلتی ہوئی گردن کے اوپر کر لیا۔ پھر پھنکار کر پوری طاقت سے گنڈاپ کے کٹے ہوئے سر کی گردن میں اپنے

Pakistanipoint

دانت گاڑ دیئے اور آدھا زہر اس میں داخل کر دیا۔ ناگ نے دانت نکال لئے اور الگ ہو گیا۔ گنڈاپ کا کٹا ہوا سر اوپر کو اچھل کر زور سے زمین پر گرا اور پھر پانی بن کر بہنے لگا۔ جب سارے کا سارا سر پانی بن کر بہہ گیا تو ناگ نے اس کے دھڑ کو بھی ڈس دیا اور باقی کا آدھا زہر اس کے دھڑ میں داخل کر دیا۔

گنڈاپ کا دھڑ بھی زہر کے اثر سے زمین پر سے ایک دو فٹ اوپر اچھل کر زمین پر گرا اور پگھلنا شروع ہو گیا۔ پہلے اس کی ٹانگیں پگھلیں پھر بازو اور پھر سینہ پگھل کر پانی ہو کر بہہ گیا۔ اب وہاں گنڈاپ کا سر تھا نہ اس کا جسم۔ وہ پانی بن کر زمین کی مٹی میں جذب ہو گیا تھا۔ ناگ نے گیلی مٹی پر پھنکار ماری۔ وہاں آگ لگ گئی اور گنڈاپ کے جسم کا پانی تیل کی طرح جلنے لگا۔ جب اس کے جسم کا پانی بھی جل کر راکھ ہو گیا تو ناگ سانپ کی شکل میں دوسرے تہہ خانے کی طرف بڑھا۔ گنڈاپ کی موت کے ساتھ ہی ناگ نے ایک تبدیلی محسوس کی۔ اس کو عنبر ماریا' کیٹی' تھیوسانگ اور جولی سانگ کی خوشبوئیں آنے لگی تھیں۔ ناگ کے اپنے جسم کی خوشبو بھی اٹھنا شروع ہو گئی تھی۔ وہ بڑا خوش ہوا اور عنبر' ماریا' کی

خوشبو کے پیچھے پیچھے دوسرے تہہ خانے میں آ گیا۔ کیا دیکھتا ہے کہ وہاں دیوار کے ساتھ پانچ تابوت کھڑے ہیں۔ ان کے آگے نیلے رنگ کے دس بارہ سانپ پھن اٹھائے پہرہ دے رہے ہیں۔ ناگ دیوتا کو دیکھتے ہی انہوں نے پھنکارنا شروع کر دیا۔ ہم پہلے ہی لکھ چکے ہیں کہ یہ نیلے سانپ گنڈاپ کے اپنے بنائے ہوئے طلسمی سانپ تھے اور ان کو ناگ دیوتا کا کچھ پتہ نہیں تھا۔ ناگ دیوتا نے اپنا پھن اٹھا کر کہا۔

"میں ناگ دیوتا ہوں۔ میری تعظیم بجا لاؤ"۔

نیلے سانپ اسی طرح پھنکارتے رہے اور انہوں نے کوئی جواب نہ دیا۔ وہ ناگ دیوتا کی زبان نہیں سمجھ رہے تھے۔ وہ اپنی زبان بول بھی نہیں سکتے تھے۔ ناگ سمجھ گیا کہ یہ زمین اور سمندر کے سانپ نہیں ہیں یہ اس کی زبان نہیں سمجھ سکتے۔ وہ ان کو کچھ نہیں کہنا چاہتا تھا۔ وہ ان کے درمیان سے گذر کے عنبر، ماریا، کیٹی، تھیوسانگ اور جولی سانگ کے تابوتوں تک پہنچنا چاہتا تھا جن کے اندر وہ بے ہوش پڑے ہوئے تھے۔ جونہی ناگ سانپ کی شکل میں اپنا شاندار پھن اٹھائے نیلے سانپوں کے قریب آیا نیلے سانپوں نے ناگ پر حملہ کر دیا۔ یہ

ناگ کی زندگی میں پہلا واقعہ تھا کہ سانپوں نے اس پر حملہ کیا تھا۔ ناگ دیوتا کو سخت غصہ آ گیا۔ نیلے سانپ ناگ دیوتا کو پھنکارتے ہوئے ڈس رہے تھے۔ ناگ نے اپنا پھن زمین سے پانچ فٹ اونچا اٹھا لیا اور نیلے سانپوں کی طرف منہ کر کے اپنے منہ سے پھنکار کے ساتھ نیلی آگ کا شعلہ نکال کر ان پر پھینکا۔ دیکھتے ہی دیکھتے سات سانپ جل کر راکھ ہو گئے۔ باقی نیلے سانپ بھاگنے لگے تو ناگ نے ان پر بھی آگ پھینکی اور انہیں بھی جلا کر بھسم کر دیا۔ ان سانپوں کے مرتے ہی وہاں طلسم کا رہا سہا اثر بھی ختم ہو گیا اور تابوت میں بے ہوش عنبر، ماریا، کیٹی، تھیوسانگ اور جولی سانگ کو ہوش آ گیا۔ انہیں ناگ کی خوشبو آئی تو وہ تابوت کے ڈھکن کھول کر باہر آ گئے۔ عنبر نے ناگ کو دیکھا تو خوش ہو کر بولا۔

ناگ بھیا! خدا کا شکر ہے کہ تمہاری شکل دیکھی"۔

پھر ماریا، کیٹی، تھیوسانگ اور جولی سانگ کی طرف دیکھ کر عنبر بولا۔

"اور تم بھی یہاں موجود ہو یہ تو اور زیادہ خوشی کی بات ہے"۔

Pakistanipoint

تھیوسانگ اس کی بہن جولی سانگ ماریا اور کیٹی ایک دوسرے کو تکنے لگے۔

"ہمیں کیا ہو گیا تھا؟ ہمیں ان تابوتوں میں کس نے بے ہوش کر کے بند کیا تھا؟

ماریا نے کہا۔

"مجھے ظاہر کس نے کیا؟ میں تو غائب تھی"۔

ناگ نے فوراً انسان کی شکل اختیار کر لی اور عنبر اور تھیوسانگ کے گلے لگ کر ملا۔ ماریا جولی سانگ اور کیٹی کے سر پر ہاتھ رکھ کر پیار کیا اور بولا۔

یہ سب گنڈاپ کے طلسم کی کارستانی تھی۔ یہاں سے باہر نکلو میں تمہیں سب کچھ بتا دیتا ہوں"۔

عنبر، ناگ، ماریا، کیٹی اور جولی سانگ تھیوسانگ تہہ خانے کی سرنگ سے گزرتے ہوئے قبر کے شگاف سے باہر آ گئے۔ وہ قبرستان میں ایک جگہ بیٹھ گئے۔ پھر ناگ نے انہیں سارے واقعات بیان کئے کہ کس طرح گنڈاپ نے طلسم کے زور سے انہیں بے ہوش کر کے تابوتوں میں بند کیا اور ان کی گردن سے روز تھوڑا تھوڑا خون پی کر ان کی طاقت حاصل کرتا رہا اور اب وہ ناگ کو ہلاک کروانے والا تھا۔

pakistanipoint

عنبر نے پوچھا۔

"وہ کمینہ اب کہاں ہے؟"

ناگ نے کہا۔

"اس وقت اس کی روح بھی یہاں نہیں ہے۔ میں نے اسے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے فنا کر دیا ہے۔ چلو اس کی حویلی میں چلتے ہیں وہاں اس کی کنیز رخسانہ میری دوست اور ہمدرد ہے۔ ہم کچھ دیر وہاں رہیں گے"۔

جولی سانگ اور کیٹی نے ماریا کی طرف دیکھا۔

کیٹی نے کہا۔

"ماریا! تم اپنی طاقت آزماؤ کہ تم غائب ہو سکتی ہو کہ نہیں؟"

عنبر نے کہا۔

"طلسم کا اثر جاتا رہا ہے ہماری طاقتیں ضرور واپس آ گئی ہوں گی"۔

ماریا نے اسی وقت گردن اونچی کر کے سانس اندر کو کھینچا۔ وہ فوراً غائب ہو گئی۔

ناگ نے خوش ہو کر کہا۔

"تمہاری طاقت تو واپس آ گئی ہے۔ تھیوسانگ اب تم اپنی طاقت کو آزماؤ"۔

Pakistanipoint

تھیوسانگ نے ہنس کر کہا۔

"پھر میں اپنی طاقت تم پر ہی آزماؤں گا"۔

ناگ بولا۔

"ٹھیک ہے میں تیار ہوں"۔

تھیوسانگ ناگ کے قریب آیا۔ اس نے ناگ کی گردن کے ساتھ انگلی لگائی تو ناگ ایکدم سے انگلی جتنا چھوٹا ہو گیا۔ عنبر ماریا کیٹی اور جولی سانگ ہنسنے لگے۔ عنبر نے تھیوسانگ سے کہا۔

"یار تھیوسانگ! اب ناگ بھیا کو پھر سے بڑا کر دے"۔

کیٹی نے کہا۔

"ہم سے ناگ بھیا اسی ننھی سے حالت میں نہیں دیکھا جاتا"۔

تھیوسانگ نے مسکراتے ہوئے دوسرے ہاتھ کی انگلی ناگ کے جسم سے لگائی ناگ ایک دم پھر سے بڑا ہو گیا۔ ناگ ہنس رہا تھا۔ کہنے لگا۔

چھوٹا بن کر مجھے تم بہت بڑے بڑے نظر آ رہے تھے"۔

جولی سانگ کہنے لگی۔

Pakistanipoint

"شکر ہے میرے بھائی تھیوسانگ کی طاقت بھی واپس آ گئی"۔

کیٹی بولی۔

"میری طاقت بھی ضرور واپس آ گئی ہو گی۔ اگر یہاں آگ جل رہی ہو تو اس میں سے گذر کر دکھا سکتی ہوں کہ آگ کا مجھ پر ذرا بھی اثر نہیں ہو گا"۔

ماریا نے جولی سانگ سے کہا۔

"جولی سانگ تم بھی تو اپنی طاقت کو آزماؤ کیونکہ تمہاری طاقت یہ ہے کہ تم کسی مردے کو ہاتھ لگاؤ تو وہ تھوڑی دیر کے لئے زندہ ہو کر باتیں کرنے لگتا ہے"۔

عنبر بولا۔

"جولی سانگ تو اپنی طاقت اس جگہ آزما سکتی ہے۔ کیونکہ یہ قبرستان ہے۔ یہاں کتنے ہی مردے قبروں میں پڑے ہیں"۔

ناگ نے کہا۔

"وہ سامنے والی قبر ڈھے چکی ہے اور مجھے ایک مردے کی ہڈیاں بھی نظر آ رہی ہیں۔ کیوں نہ اس مردے پر جولی سانگ اپنی طاقت کو آزمائے؟"

ماریا بولی۔

Pakistanipoint

"بڑی اچھی بات ہے"۔

تھیوسانگ نے جولی سانگ کی طرف دیکھ کر پوچھا۔

"کیوں جولی سانگ تم تیار ہو؟"

"بالکل تیار ہوں"۔ جولی سانگ نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

وہ سب سامنے والی قبر کے پاس آ گئے۔ یہ قبر کافی پرانی لگ رہی تھی۔ وہ ڈھے گئی تھی۔ اس کے سرہانے جو پتھر لگا تھا وہ بھی ایک طرف کو لڑھک گیا تھا۔ بارش کی وجہ سے قبر کی مٹی گیلی تھی۔ قبر میں سرہانے کی جانب ایک شگاف بنا ہوا تھا۔ اس شگاف میں سے مردے کی کھوپڑی کا آدھا حصہ صاف نظر آ رہا تھا۔ مردے کی کھوپڑی کے پاس تانبے کا ایک پرانا چراغ پڑا تھا جس پر بہت زنگار لگا ہوا تھا۔

عنبر نے کہا۔

"یہ چراغ یہاں قبر میں کیوں دفن کیا گیا؟"

ناگ بولا۔

"یہ بعد میں دیکھیں گے عنبر بھائی۔ پہلے جولی سانگ کو اپنی طاقت آزمانی چاہیے دیکھتے ہیں اس کے ہاتھ لگانے سے مردہ بولتا ہے کہ نہیں"۔

Pakistanipoint

عنبر ماریا، کیٹی اور تھیوسانگ بڑی دلچسپی سے مردے کی کھوپڑی کو تک رہے تھے۔ جولی سانگ آگے بڑھی اور مردے کی کھوپڑی کے پاس بیٹھ گئی۔ پھر اس نے مردے کی کھوپڑی کو ہاتھ لگا دیا۔

○

Pakistanipoint

لاش کا چراغ

جولی سانگ کے ہاتھ لگاتے ہی کھوپڑی ہلنے لگی۔ پہلے کھوپڑی ٹیڑھی تھی۔ جولی سانگ کے ہاتھ لگانے سے وہ سیدھی ہو گئی پھر اس کا ہڈیوں والا جبڑا آہستہ سے ہلا اور مردے کی کمزور آواز سنائی دی۔ آواز ایسی تھی جیسے کسی گہرے کنوئیں میں سے آ رہی ہو۔ مردہ کہنے لگا۔

"عنبر، ناگ، ماریا، کیٹی، تھیوسانگ اور جولی سانگ کو میرا سلام"۔

وہ سب مردے سے اپنے نام سن کر حیران رہ گئے۔ جولی سانگ نے مردے سے پوچھا۔

"تمہیں ہم سب کے نام کیسے معلوم ہوئے؟"

مردے نے کہا۔

"مجھے صرف تمہارے نام ہی معلوم نہیں ہیں بلکہ

Pakistanipoint

میں یہ بھی جانتا ہوں کہ تم کون ہو اور کہاں سے آ رہے ہو"۔

تب عنبر نے آگے بڑھ کر کہا۔

"تم کون ہو؟ کیا ہمیں بتاؤ گے؟"

مردے کی کمزور آواز آئی۔

"میں کون ہوں؟ یہ ایک راز ہے جو میں تمہیں نہیں بتا سکتا۔ لیکن ایک راز تمہیں بتا دینا چاہتا ہوں اور وہ راز یہ ہے کہ آج سے ٹھیک دو دن بعد شام کے وقت کرۂ ارض پر اس ساری زمین پر آسمانی سیاروں سے سرخ شعاعوں کی ایک ایسی بارش ہونے والی ہے کہ اگر اس کی ایک بھی کرن تم میں سے کسی کے جسم پر پڑ گئی تو وہ ایک دم سے اتنا بوڑھا ہو جائے گا کہ کمزوری اور بڑھاپے کی وجہ سے اپنی جگہ سے ہل بھی نہیں سکے گا"۔

عنبر ناگ تھیوسانگ اور کیٹی اور جولی سانگ ایک دوسرے کا منہ تکنے لگے۔

تھیوسانگ نے پوچھا۔

"کیا میں پوچھ سکتا ہوں کہ سرخ شعاعیں کیسی ہوں گی اور کس سیارے سے اتریں گی؟"

مردے نے کہا۔

Pakistanipoint

"میں جانتا ہوں کہ تم نے یہ سوال کیوں کیا ہے کیونکہ تم اور کیٹی اور جولی سانگ خلائی سیارے کی مخلوق ہو۔ مگر یاد رکھو خدا کی کائنات بڑی وسیع ہے اور خدا کے رازوں کو کوئی نہیں جان سکتا۔ یہ شعاعیں کس سیارے سے آئیں گی۔ یہ ایک خلائی راز ہے جو تم کیا تمہارے خلائی سیارے کے بڑے سے بڑے سائنس دان بھی نہیں سمجھ سکتے۔ میں نے تمہیں خبردار کر دیا ہے۔ اب تمہاری مرضی ہے میری بات پر عمل کرو یا نہ کرو۔ یہ تم لوگوں کی خوش قسمتی ہے کہ تم یہاں آ گئے اور جولی سانگ نے اپنی طاقت آزمانے کے لئے میرے ڈھانچے کو چنا اگر وہ کسی دوسرے مردے کو ہاتھ لگا کر اپنی طاقت آزماتی تو وہ مردہ تم لوگوں کو یہ بات نہیں بتا سکتا تھا۔ پھر دو دن بعد آسمان سے سرخ شعاعوں کی بارش ہو جاتی۔ اس سے دنیا کی دوسری مخلوق کو تو کوئی نقصان نہ پہنچتا لیکن تم سب ایک دم بوڑھے ہو جاتے اور تم سے چلا بھی نہ جاتا"۔

عنبر نے کہا۔

"کیا ہم سمندر کے نیچے یا زمین کے اندر کسی غار میں چلے جائیں؟"

Pakistanipoint

مردے نے کہا۔

"آسمانی سرخ شعاعیں ہر جگہ پہنچ جائیں گی۔ تم ان سے بچ نہیں سکتے"۔

ماریا نے آہستہ سے ناگ کے کان میں کہا۔

"مجھے تو اس مردے کی باتوں پر یقین نہیں ہے"۔

مردہ بولا۔

"ماریا! تم کو ناگ سے بات کرنے کی ضرورت نہیں۔ تم مجھ سے خود سوال کیوں نہیں کرتیں۔ میں تو تمہیں ناگ کے پاس کھڑے دیکھ رہا ہوں۔ تمہاری آنکھیں نیلی ہیں۔ تمہارے بال سنہری ہیں"۔

ماریا شرمندہ سی ہو گئی۔ کہنے لگی۔

"اگر تم مجھے دیکھ رہے ہو تو بڑی اچھی بات ہے میں یہ کہہ رہی تھی کہ مجھے تمہاری باتوں کا یقین نہیں ہے"۔

مردے نے کہا۔

"مجھے تم لوگوں کو یقین دلانے کی کوئی ضرورت بھی نہیں ہے۔ کیونکہ میں تو مر چکا ہوں۔ سرخ شعاعیں میرا کچھ نہیں بگاڑ سکتیں۔ دو دن بعد تمہیں اپنے آپ میری بات کا یقین ہو جائے گا جب تمہارے بال سفید ہو چکے

Pakistanipoint

ہوں گے۔ تمہارے چہرے کی جھریاں لٹک رہی ہوں گی اور تمہارے سارے دانت گر چکے ہوں گے"۔

یہ سن کر ماریا تو کانپ اٹھی۔ وہ کبھی بھی اپنا یہ انجام نہیں دیکھنا چاہتی تھی۔ اس نے گھبراہٹ کے ساتھ کہا۔

"پھر ہم کیا کریں؟ ہم ان خطرناک موت کی شعاعوں سے کیسے بچ سکتے ہیں؟"

تھیوسانگ اور کیٹی اور جولی سانگ کو مردے کی ان باتوں پر زیادہ اعتبار نہیں آیا تھا۔ کیونکہ وہ خلائی مخلوق تھے۔ عنبر بھی سوچ میں تھا۔

ناگ نے پوچھا۔

"کیا تم ہمیں ان شعاعوں سے بچنے کا کوئی طریقہ بتا سکتے ہو؟"

مردے نے کہا۔

"میری کھوپڑی کے پاس تانبے کا ایک چراغ پڑا ہے اسے اٹھا کر اپنے پاس رکھ لو۔ اس قبرستان سے باہر نکلو گے تو جنوب کی طرف تمہیں مٹی کا ایک ٹیلہ نظر آئے گا۔ اس ٹیلے میں ایک غار ہے۔ اس غار کے اندر ایک بوڑھا آدمی تمہیں اپنی گدڑی مرمت کرتا ملے گا۔

Pakistanipoint

یہ چراغ اسے جا کر دے دینا اور خاموش ہو کر ادب سے اس کے سامنے بیٹھ جانا۔ تم اس سے اپنی طرف سے کچھ نہ پوچھنا۔ وہ خود ہی تمہیں بتا دے گا کہ تمہیں کیا کرنا ہو گا اور تم بڑھاپے کی موت سے کس طرح بچ سکتے ہو؟"

عنبر نے جولی سانگ کو اشارہ کیا۔ جولی سانگ نے مردے کی کھوپڑی کے پاس پڑا ہوا چراغ اٹھا لیا۔ مردے کی کھوپڑی اس کے ساتھ ہی ایک طرف ڈھلک گئی۔

جولی سانگ قبر سے اٹھتے ہوئے بولی۔

"اب یہ مردہ نہیں بولے گا۔ ہمیں یہاں سے چلے جانا چاہیے"۔

عنبر نے جولی سانگ کے ہاتھ سے چراغ لے لیا۔ تھیوسانگ کہنے لگا۔

"مجھے تو مردے کی باتوں پر یقین نہیں ہے۔ اس نے یونہی ہمیں ڈرانے کی کوشش کی ہے"۔

کیٹی اور جولی سانگ نے بھی تھیوسانگ کی تائید کی اور کہا کہ آسمان سے سرخ شعاعوں کی بارش نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ زمین کے ارد گرد فضا کی ایک موٹی پٹی پھیلی ہوئی ہے۔ کسی قسم کی خطرناک شعاعیں اس پٹی میں سے

Pakistanipoint

گذر کر نیچے نہیں آ سکتیں۔ اگر آتی بھی ہے تو اس کا خطرناک اثر وہیں ضائع ہو جاتا ہے"۔

ناگ کہنے لگا۔

"یہ تمہاری سائنس کہتی ہو گی۔ لیکن تمہاری سائنس سے بھی آگے کائنات میں ایک دوسری اور زبردست طاقت اور زبردست خدائی طاقت موجود ہے۔ خدائی طاقت جو چاہے کر سکتی ہے"۔

ماریا کہنے لگی۔

"جو کچھ بھی ہے میں سمجھتی ہوں کہ ہمیں کسی قسم کا خطرہ مول نہیں لینا چاہیے"۔

تھیوسانگ بولا۔

تو ہم کیا کر سکتے ہیں؟ ہم زمین کے اندر یا سمندر کے نیچے بھی چلے گئے تب بھی اس مردے کے بیان کے مطابق اذیت ناک بڑھاپے سے نہیں بچ سکیں گے"۔

ماریا نے کہا۔

"توبہ توبہ! میں تو بوڑھی ہونے سے مرجانا زیادہ پسند کروں گی"۔

عنبر کہنے لگا۔

"ہمیں چراغ تو مل گیا ہے۔ چلو اسی غار والے

Pakistanipoint

بزرگ کے پاس چلتے ہیں۔ ہو سکتا ہے وہ ہمیں کوئی بچاؤ کا راستہ بتا دے"۔

تھیوسانگ ہنس کر کہنے لگا۔

"اس کا مطلب ہے عنبر کہ تم نے بھی مردے کی بات کا یقین کر لیا ہے"۔

عنبر نے کہا۔

"تھیوسانگ ہم مردوں کی دنیاؤں اور مردوں کے زمانے میں صدیوں سے سفر کر رہے ہیں۔ اس اعتبار سے ہمیں مردوں کی باتوں کو غور سے سننا ہی پڑے گا اور ان پر اعتبار بھی کرنا پڑے گا"۔

ناگ بولا۔

"اگر ہم دو چار دنوں کے لئے ادھر ادھر ہو جائیں گے تو ہمیں کیا فرق پڑے گا۔ جب زمین پر سرخ شعاعوں کا اثر ختم ہو جائے گا تو واپس آ جائیں گے"۔

جولی سانگ نے پوچھا۔

"لیکن ہم اس زمین پر ادھر ادھر کہاں ہوں گے؟ مردے نے تو کہا ہے کہ ہم چاہے زمین کے نیچے ہوں چاہے سمندر میں ہوں شعاعوں کا اثر ہم پر ضرور ہو کر رہے گا"۔

Pakistanipoint

ماریا نے کہا۔

"لیکن مردے نے ہمیں غار والے بزرگ سے ملنے کو بھی کہا ہے۔ چلو اس بزرگ کے پاس چلتے ہیں۔ دیکھتے ہیں وہ ہمیں کیا بتاتا ہے"۔

تھیوسانگ ہنس رہا تھا۔ اسے مردے پر بالکل یقین نہیں آیا تھا۔ وہ اب بھی یہی کہہ رہا تھا کہ یہ محض مردے کی بات ہے۔ اس کا کیا اعتبار؟ آسمان پر سے مہلک شعاعوں کی بارش نہیں ہوا کرتی۔ ہاں کوئی ایٹم بم چلا دے تو الگ بات ہے۔ مگر کسی نے اس کی بات نہ سنی اور وہ سب قبرستان سے نکل کر مٹی کے ٹیلے کی طرف روانہ ہو گئے۔ یہ ٹیلہ قبرستان کے قریب ہی تھا۔ تانبے کا پرانا چراغ عنبر کے ہاتھ میں تھا۔ اس نے ناگ ماریا کیٹی تھیوسانگ اور جولی سانگ کو تاکید کر دی تھی کہ وہ خاموش رہیں۔ میں خود بات شروع کروں گا۔

مردے کے کہنے کے مطابق وہاں ایک چھوٹا سا غار تھا۔ وہ سب غار کے باہر جا کر کھڑے ہو گئے۔

عنبر نے ماریا سے کہا۔

"ماریا! اندر جا کر دیکھو۔ واقعی اندر کوئی بزرگ موجود ہے"۔

Pakistanipoint

ماریا کو عنبر نے اس لئے بھیجا تھا کہ وہ نظر نہیں آتی تھی۔

ماریا بولی۔

"میں جا رہی ہوں"۔

عنبر نے اسے ہدایت کی کہ اندر اگر کوئی بزرگ موجود ہو تو وہ کوئی بات نہ کرے۔ بس انہیں دیکھ کر خاموشی سے باہر آ جائے۔ ماریا غار میں داخل ہو گئی۔ غار چھوٹی سی تھی۔ ماریا نے چند قدم چلنے کے بعد دیکھا کہ واقعی جو کچھ مردے نے کہا تھا وہ ٹھیک تھا۔ ایک لمبی سفید داڑھی والے بزرگ غار میں دیوار سے ٹیک لگائے چراغ کی روشنی میں اپنی گدڑی سی رہے تھے۔ ماریا انہیں دیکھ کر واپس پلٹنے لگی تو بزرگ نے اس کی طرف دیکھے بغیر کہا۔

"ماریا! کیا تمہیں کسی نے بزرگوں کو سلام کرنا نہیں سکھایا؟"

ماریا تو سر سے پاؤں تک کانپ اٹھی۔ کیا یہ بزرگ اسے دیکھ رہے ہیں؟ اس نے سوچا اور فوراً ادب سے سلام کیا۔ بزرگ نے گدڑی میں ٹانکا لگاتے ہوئے کہا۔

Pakistanipoint

"جیتی رہو۔ جاؤ اب عنبر ناگ کیٹی تھیوسانگ اور جولی سانگ کو بھی اندر بلا لو۔ میں ان ہی کا انتظار کر رہا ہوں"۔

ماریا جلدی سے باہر نکل گئی۔ باہر جاتے ہی اس نے عنبر سے کہا۔

"انہوں نے مجھے دیکھ لیا ہے عنبر"۔

"کس نے؟" عنبر نے پوچھا۔

"وہی بزرگ جو غار میں بیٹھے ہیں اور جن کے پاس مردے نے ہمیں بھیجا ہے"۔ ماریا نے بے اختیار کہا۔

عنبر نے جولی سانگ تھیوسانگ اور کیٹی کی طرف دیکھا اور کہا۔

"اب بتاؤ تم کیا کہتے ہو۔ میں نے پہلے ہی کہا تھا کہ مردہ جھوٹ نہیں بول رہا"۔

تھیوسانگ کہنے لگا۔

"تم چاہے جو کچھ کہو۔ میں خلائی سائنس پر زیادہ یقین رکھتا ہوں۔ میں اب بھی یہی کہوں گا کہ ہمیں عقل اور سائنس کے اصولوں سے کام لینا چاہیے"۔

ناگ بولا۔

Pakistanipoint

"تھیوسانگ! بعض جگہوں پر ایسے ایسے واقعات ہو جاتے ہیں کہ عقل اور سائنس حیران رہ جاتی ہے"۔
تھیوسانگ نے کہا۔
میرے نزدیک دنیا میں کوئی واقعہ ایسا نہیں ہوتا جس کی عقل اور سائنس کے ذریعے وضاحت نہ کی جا سکے"۔

جولی سانگ بولی۔
"تم لوگ بحث میں کیوں پڑ گئے ہو اندر چلو۔ چل کر بزرگ سے ملیں تو سہی"۔
ماریا نے جذباتی آواز میں کہا۔
"بزرگ نے تم سب کو اندر بلایا ہے۔ انہوں نے تو تم سبھوں کے نام لئے ہیں اور کہا کہ میں تو تم لوگوں کا انتظار کر رہا ہوں"۔
تھیوسانگ بولا۔
"تم اندر جا کر ملاقات کرو۔ میں باہر ہی بیٹھتا ہوں۔ میں جا کر کیا کروں گا؟"
ماریا نے کہا۔
"نہیں نہیں تھیوسانگ بھائی! بزرگ نے تمہارا بھی نام لیا تھا۔ تم بھی ہمارے ساتھ چلو گے"۔

Pakistanipoint

ناگ نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اندر جانے میں کوئی ہرج نہیں"

جولی سانگ اور کیٹی نے بھی تھیوسانگ کو مجبور کیا تو وہ غار میں جانے پر راضی ہو گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ سب کے سب سفید داڑھی والے بزرگ کے سامنے بیٹھے تھے۔ تانبے کا پرانا چراغ عنبر کے ہاتھ میں تھا۔ انہوں نے جاتے ہی بزرگ کو سلام کیا تھا۔ جس کا جواب دینے کے بعد بزرگ خاموش ہو کر گدڑی سینے لگے تھے۔ غار میں خاموشی چھا گئی۔ پھر بزرگ نے گدڑی ایک طرف رکھ دی اور عنبر سے کہا۔

"ہمارے دوست نے اپنی قبر میں سے جو امانت ہمارے لئے بھیجی ہے وہ ہمیں نہیں دو گے عنبر؟"

عنبر نے تانبے کا پرانا چراغ بزرگ کی خدمت میں پیش کر دیا۔ بزرگ نے چراغ کو لے کر چوما اور ایک طرف رکھ دیا۔ پھر عنبر اور باقی دوستوں پر ایک نگاہ ڈالی۔ چراغ کی روشنی میں بزرگ کا چہرہ بڑا نورانی لگ رہا تھا۔ اس نے کہا۔

"عنبر! میں جانتا ہوں تم میں ایک ایسا شخص بھی ہے جس کو ہمارے قبر والے دوست کی بات کا یقین نہیں

Pakistanipoint

آیا۔ مگر دو دن بعد اس زمین پر آسمانوں سے جو لال شعاعوں کی بارش ہونے والی ہے اگر وہ یہاں رہے تو اپنی آنکھوں سے دیکھ سکے گا۔ اور ان شعاعوں کے اثر سے اس کی طاقت ختم بھی ہو سکتی ہے"۔

تھیوسانگ سمجھ گیا کہ بزرگ کا اشارہ اس کی طرف ہے۔ اس سے نہ رہا گیا۔ کہنے لگا۔

"میرے محترم! میں بڑے ادب سے عرض کروں گا کہ میں مردوں کی بات کو اہمیت نہیں دیا کرتا اور پھر میں خلائی سیارے کی مخلوق ہوں اور ہم لوگ سائنس میں اتنی ترقی کر چکے ہیں کہ اس قسم کی توہماتی باتوں پر یقین نہیں رکھتے"۔

بزرگ مسکرایا۔

"تھیوسانگ تم اتنی مدت سے عنبر ناگ ماریا اور کیٹی کے ساتھ سفر کر رہے ہو۔ تمہیں ابھی تک یہ علم نہیں ہوا کہ سائنس کے علاوہ بھی اس دنیا میں ایسے ایسے واقعات سامنے آ جاتے ہیں کہ جس پر عقل اور سائنس حیران ہو کر رہ جاتی ہے"۔

عنبر نے سوچا کہ کہیں بحث شروع نہ ہو جائے اور بدمزگی پیدا نہ ہو جائے۔ اس نے تھیوسانگ کا گھٹنا آہستہ

Pakistanipoint

سے دبا دیا۔ اس کا مطلب تھا کہ وہ خاموش رہے اور خود بولا۔

"محترم بزرگ! تھیوسانگ کو یونہی بحث کرنے کی عادت ہے۔ آپ ہمیں حکم کیجئے کہ ہمیں کیا کرنا ہو گا۔ کیونکہ لال شعاعوں کی بارش ہونے میں صرف دو دن باقی رہ گئے ہیں اور ہمیں کچھ علم نہیں کہ ہم اس بارش سے کیسے بچ سکیں گے"۔

بزرگ مسکرائے اور جس جگہ پر ماریا کھڑی تھی اور غائب تھی اس طرف دیکھتے ہوئے بولے۔

"ماریا! کیا تم دو دن میں بوڑھی کھوسٹ ہونا پسند کرو گی؟ کیا تم یہ چاہو گی کہ دو دن بعد تم اتنی بوڑھی ہو جاؤ کہ تمہارے ساتھی بھی تمہیں نہ پہچان سکیں۔ اگرچہ لال شعاعیں انہیں بھی اتنا بوڑھا کر دیں گی کہ خود اپنی شکلیں نہیں پہچان سکیں گے۔ مگر تم اور کیٹی جولی سانگ تو اتنی بوڑھی ہو جاؤ گی کہ تمہاری پلکیں بھی سفید ہو جائیں گی اور سارے دانت گر جائیں گے"۔

ماریا نے فوراً کہا۔

"نہیں جناب میں کبھی بوڑھی نہیں ہونا چاہتی"۔

اب کیٹی اور جولی سانگ نے بھی ماریا کی بات

Pakistanipoint

بڑھاتے ہوئے بزرگ سے کہا کہ وہ بھی بوڑھی کھوسٹ ہونا پسند نہیں کرتیں۔

ناگ نے کہا۔

"محترم! یہ فرمایئے کہ کیا ان شعاعوں کا اثر ساری زمین اور زمین کے لوگوں پر بھی ہو گا؟"

بزرگ نے کہا۔

"نہیں ناگ! ان شعاعوں کا زمین، کھیتوں، دریاؤں اور اس دنیا میں رہنے والے انسانوں پر اچھا اثر ہو گا۔ صرف تم لوگوں پر اس کا الٹا اثر پڑے گا اور تم ایک دم سے بوڑھے ہو جاؤ گے۔ پھر کچھ معلوم نہیں کہ قیامت تک بوڑھے ہی رہو یہ بہت بڑا عذاب ہو گا۔ کیونکہ بڑھاپا تم سے برداشت نہ ہو سکے گا"۔

اب تھیوسانگ نے پوچھا۔

"کیا آپ سائنسی طور پر اس کی وضاحت کر سکتے ہیں یہ شعاعیں کون سے سیارے سے نکل کر ہماری زمین پر آئیں گی؟ جب کہ اس زمین کے گرد فضا کی پٹی موجود ہے جو کسی زہریلی شعاع کو زمین تک نہیں آنے دیتی"

بزرگ نے مسکرا کے کہا۔

"میں نے کب کہا کہ وہ شعاعیں دنیا اور دنیا

Pakistanipoint

والوں کے لئے زہریلی ہوں گی؟ بلکہ یہ شعاعیں تو زمین اور کھیتوں کو فائدہ پہنچائیں گی۔ وہ تو صرف تم سب پر الٹا اثر ڈالیں گی۔ اس لئے کہ تم صدیوں سے زندہ چلے آ رہے ہو۔ یہ وہ قیمت ہے جو تمہیں اگر اس زمانے میں موجود رہے تو ضرور ادا کرنی پڑے گی"۔

عنبر اور ناگ نے تھیوسانگ کو اشاروں سے پھر چپ کرا دیا۔ عنبر نے بزرگ سے کہا۔

"آپ کا ارشاد بالکل صحیح ہے محترم! لیکن اب ہماری مدد کیجئے۔ کیا ہم زمین یا سمندر کے اندر چلے گئے تب بھی لال شعاعیں ہم پر ضرور اثر کریں گی؟"

بزرگ نے کہا۔

"بالکل اثر کریں گی۔ تم دو دن کے بعد اس کا تجربہ کر کے خود دیکھ سکتے ہو"۔

کیٹی نے پوچھا۔

"اگر فرض کر لیا کہ ہم اس دنیا اور اس زمانے میں رہتے ہیں اور لال شعاعیں ہمیں بوڑھا کر دیتی ہیں تو کیا پھر اس کا کوئی علاج یا توڑ نہیں ہوگا؟ کیا ہم کسی طرح سے پھر سے جوان نہیں ہو سکیں گے؟"

بزرگ نے جواب دیا۔

Pakistanipoint

"بالکل نہیں! پھر اس کا کوئی توڑ نہیں ہو گا۔ اور تم لوگ قیامت تک بوڑھے ہی رہو گے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ تم لوگوں کی خوش قسمتی ہے کہ تم اس قبرستان میں آ گئے اور عنبر نے جولی سانگ کو اپنی طاقت آزمانے کے لئے کہا اور جولی سانگ نے میرے دوست مردے کو طاقت آزمانے کے لئے چنا۔ اگر وہ کسی دوسرے مردے کو ہاتھ لگا کر اس سے بات کرتی تو وہ مردہ تو تم لوگوں کو ان خطرناک لال شعاعوں کے بارے میں کچھ بھی نہیں بتا سکتا تھا۔ تم انجانے میں دو دن بعد بوڑھے کھوسٹ ہو جاتے اور زندہ ہی مر جاتے کیوں کہ تمہارے بڑھاپے کو کبھی موت بھی نہ آتی اور تم رینگ رینگ کر قیامت تک زندگی گزارنے پر مجبور ہو جاتے"۔

عنبر نے کہا۔

"واقعی یہ ہماری خوش قسمتی ہے کہ قدرت نے ہمیں آپ کے دوست مردے کے پاس بھیج دیا۔ اب یہ فرمایئے کہ ہمیں اس آنے والے خطرے سے بچنے کے لئے کیا کرنا چاہیے؟"

بزرگ نے تانبے کا چراغ اپنے ہاتھ میں لے لیا اور کہا۔

Pakistanipoint

"تم لوگ اس وقت شمالی افریقہ کے جنوب مغرب میں ہو۔ یہاں سے سائرون کا صحرا ایک دن کے سفر پر ہے۔ سائرون کے صحرا میں کبھی مصر کے فرعوں کی حکومت تھی یہاں جس جگہ صحرا ختم ہوتا ہے اور پہاڑیاں شروع ہو جاتی ہیں وہاں ایک فرعون کی ملکہ سائٹرینی کا اہرام ہے۔ یہ اہرام بڑے بڑے پتھروں کی سلوں کو جوڑ کر اس طرح سے بنایا گیا ہے کہ اوپر اہرام کی چوٹی تک سیڑھیاں سی بن گئی ہیں۔ یہ چراغ لے کر تم اس اہرام کی مغربی دیوار کے پاس پہنچ جاؤ۔ پھر نیچے سے چھ پتھر گن کر ساتویں پتھر کی سیڑھی پر اس چراغ کو رکھ دینا۔ بس تمہارا اتنا ہی کام ہے۔ آگے جو کچھ تمہیں کرنا ہو گا وہ اس اہرام سے تمہیں معلوم ہو جائے گا۔ اب تم جاؤ مجھے اپنی گدڑی سینی ہے"۔

اتنا کہہ کر بزرگ نے تانبے کا چراغ عنبر کو دیا اور اپنی گدڑی سینے میں مصروف ہو گئے۔ عنبر نے سب کو وہاں سے اٹھ چلنے کا اشارہ کیا اور وہ غار سے باہر آ گئے۔

باہر آتے ہیں تھیوسانگ کہنے لگا۔

"عنبر ایک بار پھر سوچ لو۔ کہیں ہم کسی نئی

Pakistanipoint

مصیبت میں نہ گرفتار ہو جائیں"۔

عنبر کہنے لگا۔

"تھیوسانگ! مصیبتوں میں تو ہم پھنستے ہی آ رہے ہیں اور ان کا مقابلہ بھی کرتے آ رہے ہیں۔ ہمارے لئے یہ کوئی نئی بات نہ ہو گی"۔

تھیوسانگ بولا۔

"میرا مطلب یہ ہے کہ اس بار کسی ایسی مصیبت میں نہ پھنس جائیں کہ پھر اس سے چھٹکارا نہ مل سکے"۔

ناگ کہنے لگا۔

"وہ مصیبت تو پھر آسمان سے گرنے والی لال شعاعوں کی ہی ہو سکتی ہے۔ کیونکہ ان خطرناک شعاعوں کی مصیبت میں پھنس گئے تو پھر قیامت تک اس سے چھٹکارا حاصل نہ کر سکیں گے"۔

ماریا کیٹی اور جولی سانگ نے بھی عنبر اور ناگ کا ساتھ دیا۔

تھیوسانگ بولا۔

"تم لوگ غیر سائنسی باتوں پر بڑی جلدی یقین کر لیتے ہو۔ مگر میں عقل اور سائنس کا دامن کبھی نہیں چھوڑ سکتا۔ میں عقل اور سائنس کو سب سے اعلیٰ سمجھتا

PakistaniPoint

ہوں"۔

جولی سانگ کہنے لگی۔

"تھیوسانگ بھائی! خدا کے لئے اس بحث کو یہیں رہنے دو اور اب یہاں سے سائرون چلو ہمارے ساتھ"۔

تھیوسانگ بولا۔

"وہ میں ضرور چلوں گا کیونکہ میں تم لوگوں کے ساتھ جینا مرنا چاہتا ہوں۔ تم سے الگ نہیں ہو سکتا"۔

عنبر اور ناگ نے تھیوسانگ کو گلے لگا لیا اور کہا۔

"فکر نہ کرو تھیوسانگ! ہم سارے دوست اکھٹے رہیں گے اور اللہ کے حکم سے زندہ بھی رہیں گے"۔

تھیوسانگ پر اس کا کوئی اثر نہ ہوا۔ وہ چپ ہو کر بھنوئیں چڑھائے جیسے دور کسی نظر نہ آنے والی چیز کو تکنے لگا۔

عنبر نے کہا۔

"شام ہونے والی ہے۔ میرا خیال ہے کہ ہمیں شہر چل کر گھوڑوں کا انتظام کرنا چاہیے تاکہ اس وقت ہم صحرائے سائرون میں اپنا سفر شروع کر دیں اور کل دن نکلتے ہی سائرینی ملکہ کے اہرام پر پہنچ جائیں"۔

سب نے اس تجویز کو پسند کیا اور وہ شہر کی طرف

Pakistanipoint

روانہ ہو گئے۔

○

Pakistanipoint

دروازہ مت کھولنا

شہر میں انہیں کہیں سے خریدنے کے لئے گھوڑے نہ ملے۔

عنبر نے مشورہ دیا کہ سرائے میں چل کر معلوم کرتے ہیں شاید کوئی قافلہ سائرون شہر کی طرف جا رہا ہو۔ وہ سب کارواں سرائے میں آ گئے۔ معلوم ہوا کہ ایک قافلہ دو دن کے بعد روانہ ہونے والا ہے۔ اور دو دن بعد اس دنیا پر آسمان سے لال شعاعوں کی بارش ہونے والی تھی۔

ناگ نے کہا۔

"میرا خیال ہے ہمیں شہر کی دوسری سرائے میں جا کر پتہ کرنا چاہیے۔ ہو سکتا ہے وہاں سے ہمیں گھوڑے مل جائیں"۔

دوسری سرائے وہاں سے زیادہ دور نہیں تھی۔

Pakistanipoint

وہاں آ کر انہیں تین گھوڑے ہی مل سکے۔ انہوں نے تینوں گھوڑوں کو خرید لیا۔ ایک گھوڑے پر عنبر اور تھیوسانگ بیٹھ گئے۔ دوسرے گھوڑے پر جولی سانگ اور کیٹی بیٹھ گئیں اور ماریا تو ہوا میں اڑ سکتی تھی ناگ نے عقاب کی شکل اختیار کر لی اور یہ پرانے دوستوں کا چھوٹا سا قافلہ صحرائے سائرون کی طرف روانہ ہو گیا۔ ساری رات وہ صحرا میں سفر کرتے رہے جب دن نکلا تو انہیں دور ایک اونچا اہرام دکھائی دیا۔

تھیوسانگ نے عنبر سے کہا۔

"عنبر! یہی ہے ملکہ سائرینی کا اہرام"۔

ناگ، ماریا اور کیٹی جولی سانگ نے بھی اہرام کو دیکھ لیا تھا۔ وہ بھی بڑے خوش ہوئے۔ سورج صحرا پر نکل آیا تھا۔ اہرام کے پیچھے جس طرح بزرگ نے کہا تھا چھوٹی چھوٹی پہاڑیاں تھیں۔ عنبر اور کیٹی اہرام کے پاس جا کر گھوڑوں سے نیچے اتر آئیں۔ گھوڑوں کو گھاس وغیرہ چرنے کے لئے کھلا چھوڑ دیا گیا۔ ناگ اور ماریا بھی نیچے آ گئے۔ ناگ نے عقاب سے انسان کی شکل بدل لی۔ وہ اہرام کو غور سے اوپر نیچے دیکھ رہے تھے۔

ماریا کہنے لگی۔

Pakistanipoint

"بالکل ویسا ہی اہرام ہے جیسا غار والے بزرگ نے کہا تھا۔ بڑے بڑے پتھروں کی سیڑھیاں بنی ہوئی ہیں"۔

ناگ نے کہا۔

"عنبر بھیا! چراغ نکالو۔ نیچے سے چھ سیڑھیاں گن کر ساتویں پر چراغ رکھ دیتے ہیں"۔

تھیوسانگ نے طنزیہ انداز میں کہا۔

"پھر کیا ہو گا؟ کچھ بھی نہیں ہو گا"۔

ماریا بولی۔

"تھیوسانگ بھائی! تم تو ہمیشہ ہر بات پر شک کرنے لگتے ہو۔ کیا تم بوڑھا کھوسٹ ہونا پسند کرتے ہو"۔

تھیوسانگ گردن کو جھٹک کر خاموش ہو گیا۔ عنبر نے چراغ نکال کر ہاتھ میں تھام لیا اور اہرام کی چوڑی سیڑھیاں چڑھنے لگا۔ ماریا کیٹی جولی سانگ اور ناگ اس کے پیچھے پیچھے تھے۔ تھیوسانگ نیچے ہی کھڑا تھا۔

جولی سانگ نے اسے آواز دے کر کہا۔

"اوپر آ جاؤ تھیوسانگ بھیا"۔

تھیوسانگ نے جولی سانگ کی طرف دیکھا اور پھر سر کو جھٹک کر سیڑھیاں چڑھنے لگا۔ ساتویں سیڑھی پر آ کر

Pakistanipoint

عنبر نے ایک جگہ پتھر کی سل پر تانبے کا پرانا چراغ رکھ دیا۔ چراغ کے رکھتے ہی ساتویں سیڑھی کا پتھر ایک گڑگڑاہٹ کی آواز سے اپنی جگہ سے کھسکنے لگا۔

عنبر ناگ کیٹی جولی سانگ اور ماریا آنکھیں کھولے پرانے بڑے پتھر کو اپنی جگہ سے ایک طرف کھسکتے دیکھ رہے تھے۔ تھیوسانگ بھی خاموشی سے تک رہا تھا۔ پتھر کافی چوڑا تھا۔ وہ ایک طرف ہٹ گیا تو وہاں ایک چوڑا شگاف نمودار ہو گیا۔ اہرام کے اندر سے ایسی ہوا آنے لگی جس میں مردوں کے جسم پر لگانے والی جڑی بوٹیوں کی خوشبو رچی ہوئی تھی۔

تھیوسانگ نے دبی زبان میں کہا۔

"اس اہرام کے اندر سوائے مردہ لاش کے اور کچھ نہیں ہو گا"۔

عنبر نے تھیوسانگ کی بات کا کوئی جواب نہ دیا۔ وہ سب شگاف کو تک رہے تھے۔ شگاف کے اندر سے ایک گونجتی ہوئی آواز آئی۔

"لاش کے چراغ والو! اہرام کے اندر آ جاؤ"۔

عنبر نے اپنے ساتھیوں کی طرف دیکھا اور کہا۔

"ہمیں اندر چلنا چاہیے"۔

Pakistanipoint

تھیوسانگ نے کہا۔

"میں نہیں جاؤں گا۔ میں پھر کہتا ہوں کہ تم لوگ مجھے بھی اپنے ساتھ مصیبت میں پھنساؤ گے"۔

جولی سانگ نے یہاں بھی اپنے بھائی کو اپنے ساتھ اہرام کے اندر چلنے پر مجبور کر دیا۔ وہ جانتی تھی کہ تھیوسانگ ضدی ہے اور اگر باہر رہ گیا تو ضرور یہ کسی مشکل میں پڑ جائے گا۔ عنبر آگے آگے تھا۔ وہ شگاف کے اندر داخل ہو گیا۔ ناگ ماریا کیٹی جولی اور تھیوسانگ پیچھے پیچھے تھے۔ شگاف کے اندر ایک زینہ نیچے تاریک راہ داری میں جا رہا تھا۔ راہ داری کی ایک جانب اونچی پتھر کی دیوار تھی اور دوسری طرف ایک گہری کھڈ تھی۔

ماریا نے کھڈ میں جھانک کر دیکھا اور بولی۔

"نیچے کھڈ میں پانی ہے اور مگرمچھ بھی ہیں"۔

عنبر نے آہستہ سے کہا۔

"خاموش ماریا۔۔۔۔!"

یہ سارے دوست دیوار کے ساتھ لگے راہ داری پار کر گئے۔ آگے چوکور سرنگ شروع ہو گئی۔ یہاں زمین پر ریت ہی ریت تھی۔ دیواروں پر جگہ جگہ مصر کی پرانی ممیوں کے ڈھانچے کھڑے تھے۔ چلتے چلتے وہ ایک کھلے

دالان میں آ گئے۔ یہاں چھت نیچی تھی۔ دالان کے چاروں طرف تابوت پڑے ہوئے تھے۔ سامنے ایک محراب دار پرانا دروازہ تھا۔ عنبر ناگ ماریا کیٹی جولی سانگ اور تھیوسانگ دالان میں کھڑے ہو گئے۔

تھیوسانگ بولا۔

"اب کہاں جاو گئے عنبر بھیا؟"

اس کے لہجے میں طنز تھا۔ اتنے میں وہی بھاری آواز پھر گونجی۔

"سامنے جو دروازہ ہے اس میں سے گذر کر اندر آ جاؤ"۔

وہ سب کے سب دروازے کے پاس پہنچے تو دروازہ اپنے آپ کھل گیا۔ اندر ایک چھوٹا سا حجرہ بنا ہوا تھا۔ حجرے کی دیواروں پر سونے چاندی کے تھال لٹک رہے تھے۔ ایک طرف چاندی کے برتن لگے تھے۔ بیچ میں ایک ممی کا تابوت پڑا تھا۔ تابوت کے اوپر ممی کا بت بنایا ہوا تھا۔ تابوت کے ڈھکن پر صرف ممی کا سر ہی باہر کو ابھرا ہوا تھا۔ سرہانے ایک چراغ جل رہا تھا جس کی روشنی میں چاندی اور سونے کے تھال چمک رہے تھے۔ فضا میں مردوں کے جسموں میں بھرنے والی جڑی

Pakistanipoint

بوٹیوں کی خوشبو پھیلی ہوئی تھی۔ چراغ عنبر کے ہاتھ میں تھا۔ اب انہیں ایک عورت کی بڑی سریلی سی مگر اداس آواز سنائی دی۔

"عنبر! چراغ میرے تابوت کے سرہانے پتھر پر رکھ دو"۔

عنبر نے ایسا ہی کیا۔ ناگ ماریا کیٹی جولی سانگ اور تھیوسانگ عنبر کے پیچھے چپ چاپ کھڑے تھے۔

عورت کی آواز آئی۔

"کل کا دن چھوڑ کر پرسوں صبح زمین پر آسمان سے سرخ کرنوں کی بارش ہونے والی ہے۔ اس کا اثر اس اہرام کے اندر بھی ہوگا۔ تمہیں ٹھیک بتایا گیا ہے کہ تم ان شعاعوں کے اثر سے بے حد بوڑھے ضعیف ہو جاؤ گے"۔

عنبر نے کہا۔

"تم ہمیں ان خطرناک شعاعوں سے کیسے بچا سکتی ہو؟

آواز آئی۔

"میرا نام سائرینی ہے میں مصر کے فرعون کی اکلوتی بیٹی تھی۔ مجھے بچپن ہی سے طلسم سیکھنے کا شوق تھا۔ جس

Pakistanipoint

کی وجہ سے میں مرنے کے بعد بھی بول سکتی ہوں۔ اس کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ میرے استاد نے میری موت کے بعد میرے چہرے پر ایک طلسم پڑھ کر پھونک دیا تھا"۔

تھیوسانگ سخت بور ہو رہا تھا اس نے بیزاری کے ساتھ کہا۔

"شہزادی سائرینی! ہمیں مختصر الفاظ میں یہ بتاؤ کہ اگر خطرناک شعاعیں پرسوں یہاں اترنے والی ہیں تو ہم کہاں چھپ سکتے ہیں۔ اگر چہ میں اس پر یقین نہیں رکھتا"۔

شہزادی سائرینی کی آواز آئی۔

"تم یقین کرو چاہے نہ کرو۔ خطرناک سرخ شعاعوں کا اثر تم پر بھی ہو کر رہے گا۔ تمہارے یقین کرنے یا نہ کرنے سے کوئی فرق نہیں پڑے گا۔ اب تم لوگ میری بات غور سے سنو۔ جب میں تم سے بات ختم کر چکوں گی تو میری قبر کے چبوترے کے نیچے ایک دروازہ کھلے گا۔ تم نیچے اتر جانا۔ اس کے بعد تم خطرناک شعاعوں سے محفوظ ہو جاؤ گے"۔

ماریا نے پوچھا۔

Pakistanipoint

"ہمیں کب تک چبوترے کے اندر تہہ خانے میں رہنا ہو گا؟"

شہزادی سائرینی نے کہا۔

"نیچے جو تہہ خانہ ہے تم اس میں ایک ہفتہ گزارنے کے بعد باہر آ جانا۔ تب تک باہر کی فضا سے خطرناک شعاعوں کا اثر ختم ہو چکا ہو گا۔ لیکن ایک بات کا خیال رکھنا۔ نیچے تہہ خانے میں ایک دروازہ ہے اس دروازے کو مت کھولنا اگر تم میں سے کسی نے اس دروازے کو کھول دیا تو پھر تمہارے ساتھ جو بھی ہوا اس کی ذمہ داری مجھ پر نہیں ہو گی"۔

جولی سانگ کہنے لگی۔

"تم بے فکر رہو شہزادی! ہم اس دروازے کے قریب بھی نہیں جائیں گے"۔

شہزادی سائرینی کی آواز آئی۔

"بس اب تم میری قبر کے اندر داخل ہونے کے لئے تیار ہو جاؤ"۔

شہزادی سائرینی خاموش ہو گئی۔ اس کے خاموش ہوتے ہی قبر کی دیوار ایک جگہ سے گڑگڑاہٹ کے ساتھ کھل گئی۔

Pakistanipoint

عنبر نے کہا۔

"میں پہلے داخل ہوتا ہوں"۔

عنبر تہہ خانے میں اتر گیا۔ وہاں بھی ایک چراغ جل رہا تھا اور فضا میں ٹھنڈک تھی۔ اس کے پیچھے ماریا پھر ناگ اور پھر جولی سانگ اور کیٹی بھی نیچے اتر گئے۔ تہہ خانے میں آنے کے بعد عنبر نے پوچھا۔

"تھیوسانگ کہاں ہے؟"

سب نے ایک دوسرے کو دیکھا۔ تھیوسانگ وہاں نہیں تھا۔

جولی سانگ بولی۔

"وہ ضرور باہر رہ گیا ہے۔ میں باہر جا کر اسے لاتی ہوں"۔

جونہی جولی سانگ دیوار کی طرف بڑھی۔ دیوار کا شگاف بند ہو گیا۔ اس نے پتھر کو ہٹانے کی بہت کوشش کی مگر وہ کامیاب نہ ہوئی۔

عنبر نے ماریا سے کہا۔

"ماریا! تم دیوار سے گذر جاؤ اور باہر جا کر دیکھو تھیوسانگ کہاں رہ گیا ہے؟"

ماریا اسی وقت قبر کے تہہ خانے کی پتھریلی دیوار

Pakistanipoint

کی طرف بڑھی۔ مگر وہ بھی دیوار میں سے نہ گذر سکی۔
اب تو وہ سب پریشان ہو گئے۔
عنبر نے ناگ سے کہا۔
"یہ دیوار تو رکاوٹ بن گئی ہے ناگ۔ تم کوشش کرو"۔
ناگ نے بھی سانپ بن کر کہیں سے باہر نکلنے کی کوشش کی مگر پتھر کی دیوار میں کوئی بھی سوراخ نہیں تھا۔
ماریا نے کہا۔
"شہزادی سائرینی کو مدد کے لئے پکارنا چاہیے"۔
عنبر نے اسی وقت شہزادی سائرینی کو آواز دی اور کہا کہ وہ تھیوسانگ کو باہر سے اندر لانے میں مدد کرے۔ شہزادی سائرینی کی طرف سے کوئی جواب نہ آیا۔
کیٹی جولی سانگ اور ماریا نے باری باری شہزادی کو پکارا مگر شہزادی سائرینی تو جیسے وہاں سے رخصت ہو چکی تھی۔
انہیں تھیوسانگ کی فکر پڑ گئی۔
جولی سانگ پریشان ہو کر کہنے لگی۔
"میرا بھائی تھیوسانگ اندر نہ آیا تو خطرناک شعاعیں اسے بوڑھا بنا ڈالیں گی"۔
ناگ کہنے لگا۔

Pakistanipoint

"میرا تو خیال ہے کہ تھیوسانگ جان بوجھ کر باہر رہ گیا ہے۔ اصل میں اسے لال شعاعوں کی بارش کا یقین نہیں ہے۔ وہ اسے توہمات خیال کر رہا تھا"۔

کیٹی بولی۔

"اسے ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا۔ میں بھی خلاء کی رہنے والی ہوں مگر میں جانتی ہوں کہ اس کائنات میں ایسے ایسے اسرار اور راز ہیں کہ جنہیں ہم بھی نہیں سمجھ سکتے۔ تھیوسانگ نے جان بوجھ کر باہر رہ کر سخت غلطی کی ہے اب تو ہم اسے باہر سے لا بھی نہیں سکتے۔ دیوار تو بند ہو گئی ہے۔ شہزادی سائرینی بھی جا چکی ہے"۔

عنبر کہنے لگا۔

"اور تہہ خانے کا دروازہ تو ایک ہفتے بعد ہی کھلے گا۔ خدا تھیوسانگ کی حفاظت کرے۔ لیکن میں دیوار گرانے کی کوشش کرتا ہوں"۔

عنبر نے اپنا پورا زور لگا کر دیوار کو باہر کی طرف دھکیلا۔ لیکن دیوار تو جیسے فولاد کی بنی ہوئی تھی۔ اس کے اپنی جگہ سے سرکنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا۔ عنبر تھک ہار کر بیٹھ گیا اور بولا۔

"اب کچھ نہیں ہو سکتا۔ تھیوسانگ نے سخت

Pakistanipoint

حماقت کی کہ باہر رہ گیا۔ اگر اس نے جان بوجھ کر ایسا کیا ہے تو وہ لال شعاعوں کی بارش سے بچ نہیں سکے گا"۔

جولی سانگ اداس آواز میں بولی۔

"یہ تو بہت برا ہو گا عنبر! میرا بھائی بوڑھا ہو جائے گا۔ وہ قیامت تک بوڑھا ہی رہے گا۔ خدا جانے اب اس سے کب ملاقات ہو گی"۔

جولی سانگ نے سر جھکا دیا اور اس کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔ سب نے اسے حوصلہ دیا۔

عنبر نے کہا۔

"ہم ہزاروں بار مصیبتوں میں گھرے ہیں مگر ہم نے کبھی ہمت نہیں ہاری۔ ہم ایک دوسرے سے بچھڑے بھی ہیں لیکن ایک دوسرے سے مل بھی گئے ہیں۔ ہم ابھی دو دن اس تہہ خانے میں ہیں ہو سکتا ہے تھیوسانگ کسی طرح دیوار میں شگاف بنا کر باہر سے اندر آ جائے۔

جولی سانگ نے کہا۔

"تھیوسانگ بڑا ضدی ہے۔ وہ اندر نہیں آئے گا۔ کیونکہ وہ لال شعاعوں پر یقین ہی نہیں رکھتا"۔

عنبر ناگ ماریا جولی سانگ اور کیٹی تہہ خانے کے

Pakistanipoint

فرش پر دیوار سے ٹیک لگا کر بیٹھ گئے۔ طاق میں چراغ جل رہا تھا اس کی روشنی میں سامنے والی دیوار میں ایک چھوٹا سا دروازہ دکھائی دے رہا تھا جو بند تھا۔ ناگ نے اس دروازے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"یہ وہ دروازہ ہے جس کے بارے میں شہزادی سائرینی نے تاکید کی تھی کہ اسے ہرگز نہ کھولا جائے۔ ہمیں ہوشیار رہنا چاہیے اور اس دروازے کو کھولنے کی ہرگز کوشش نہ کرنی چاہیے"۔

ماریا بولی۔

"ہمیں کیا ضرورت ہے دروازے کو کھولنے کی لیکن تھیوسانگ کو تلاش کرنا بھی ہمارا فرض ہے"۔

عنبر نے کہا۔

"تو تمہارا خیال ہے کہ ہم اسے اس دروازے کو کھول کر اندر تلاش کریں گے؟"

ماریا بولی۔

"میرا تو خیال ہے کہ ہمیں اس کے اندر بھی تھیوسانگ کو دیکھنا چاہیے"۔

کیٹی نے سر کو ہلکا سا جھٹکا دے کر کہا۔

"ماریا! تھیوسانگ اس بند کوٹھڑی کے اندر کہاں

سے آ جائے گا"۔

جولی سانگ بولی۔

"آخر ایک نظر دیکھ لینے میں کیا ہرج ہے؟ ممکن ہے شہزادی سائرینی نے ہی اسے اس کوٹھڑی میں بے ہوش کر کے ڈال دیا ہو"۔

عنبر نے فورا ہاتھ اٹھاتے ہوئے کہا۔

"میں اس کوٹھڑی کا دروازہ کھولنے کی کسی کو اجازت نہیں دوں گا۔ شہزادی سائرینی نے ہمیں یہ دروازہ نہ کھولنے کی سخت تاکید کی تھی"۔

جولی سانگ ناامید سی ہو کر بولی۔

.نہ کھولیں میں کہاں اسے کھولنے جا رہی ہوں"۔

تہہ خانے میں خاموشی چھا گئی۔ اب سب وہاں بیٹھے وقت گزارنے لگے۔

ناگ بولا۔

"ہم ایک ہفتہ اس تہہ خانے میں کیسے گزاریں گے؟ ہمیں میرا خیال ہے اپنے اوپر نیند طاری کر کے سو جانا چاہیے۔ کیونکہ سوتے میں وقت گزرنے کا کچھ پتہ نہیں چلتا"۔

عنبر کو یہ ترکیب پسند آئی کہنے لگا۔

Pakistanipoint

"یہ تجویز اچھی ہے۔ باقی ساتھیوں کی کیا رائے ہے؟"

جولی سانگ نے کہا۔

"جس نے سونا ہے سو جائے۔ ہو سکتا ہے کچھ دیر بعد ہم بھی سو جائیں"۔

ماریا کہنے لگی۔

"میں تو اپنے اوپر نیند طاری کرنے لگی ہوں"۔

سب سے پہلے عنبر اور ناگ وہیں لیٹ گئے۔ انہوں نے اپنے اوپر نیند طاری کر لی اور وہ سو گئے۔ اس کے بعد ماریا اور کیشی بھی سو گئیں۔ صرف جولی سانگ باقی رہ گئی۔ جب اس نے دیکھا کہ سارے سو گئے ہیں تو وہ اکیلی بور ہونے لگی اور تھوڑی دیر بعد وہ بھی سو گئی۔

جس وقت شہزادی سائرینی کی ممی ان لوگوں کو ہدایات دے رہی تھی کہ یہ سب لوگ اس کی قبر کے نیچے والے تہہ خانے میں چلے جائیں اور اس میں ایک ہفتہ تک بیٹھے رہیں تاکہ باہر لال شعاعوں کا اثر ختم ہو جائے تو تھیوسانگ سب سے پیچھے کھڑا یہ سن رہا تھا۔ وہ اپنے دل میں کہہ رہا تھا میں تو اس قسم کی فضول باتوں پر

Pakistanipoint

اعتبار نہیں کرتا۔ مجھے کیا ضرورت پڑی ہے کہ میں ایک ہفتے تک تنگ و تاریک تہہ خانے میں پڑا رہوں۔ چنانچہ اس نے پیچھے کھسکنا شروع کر دیا۔ شہزادی سائرینی بول رہی تھی کہ تھیوسانگ ممی کے حجرے میں سے نکل کر باہر سرنگ میں آ گیا۔ یہاں سے بھاگ کر وہ راہ داری میں آ گیا اور پھر اہرام کی دیوار کے بڑے پتھر کے پاس آ کر کھڑا ہو گیا۔ یہاں وہ باہر نکلنے کا راستہ تلاش کرنے لگا۔ ایک جگہ اسے چھوٹا سا انگلی کے برابر سوراخ دکھائی دیا۔ تھیوسانگ کے لئے اتنی جگہ کافی تھی۔ اس نے اپنی انگلی اپنی گردن پر رکھی اور وہ ایک دم سے چھوٹا سا بن گیا۔ پھر وہ اہرام کے سوراخ میں سے باہر نکل گیا۔ باہر وہ اہرام کی بڑی سیڑھی کے پتھر پر آ کر بیٹھ گیا۔

اس کے فوراً بعد تھیوسانگ نے دوسری انگلی اپنی گردن پر رکھی اور وہ پھر سے پورے قد کا انسان بن گیا۔ تھیوسانگ نے آزاد فضا میں گہرا سانس لیا اور بولا۔

"اب میں تہہ خانے کی قید سے بچ گیا ہوں"۔

اصل میں تھیوسانگ پراسرار واقعات کا قائل تھا اور وہ اس قسم کے واقعات سے عنبر ناگ ماریا کے ساتھ کئی بار گذر چکا تھا مگر وہ سائنس کے معاملہ میں کسی وہم

Pakistanipoint

کا شکار ہونے کے لئے تیار نہیں تھا۔ سائنسی اعتبار سے اسے یقین تھا کہ آسمان سے الٹرا وائیلٹ اور گاما شعاعیں زمین کی طرف ہر وقت آتی رہتی ہیں جو زمین کی فضا میں پہنچ کر ختم ہو جاتی ہیں اور نیچے تک نہیں پہنچ سکتیں۔ اسی لئے اسے مردے کی بات کا ذرہ برابر بھی اعتبار نہیں تھا کہ دو دن بعد آسمان سے سرخ شعاعوں کی ایسی بارش ہو گی جس کے اثر سے دنیا کے دوسرے لوگ تو محفوظ رہیں گے لیکن عنبر ناگ ماریا تھیوسانگ جولی سانگ اور کیٹی بوڑھے کھوسٹ ہو جائیں گے۔ وہ اسے فضول بات سمجھ رہا تھا اور اسے افسوس تھا کہ عنبر اور ناگ ماریا اور جولی سانگ کیٹی نے بھی ایک مردے کی غیر سائنسی بات پر یقین کر لیا۔

اسی وجہ سے وہ ان سب کو چھوڑ کر اہرام سے باہر نکل آیا تھا۔ اسے معلوم تھا کہ ایک ہفتے کے بعد ناگ عنبر ماریا وغیرہ اہرام سے باہر آ جائیں گے۔ پھر وہ ان کے ساتھ مل جائے گا اور ان کا مذاق اڑائے گا کہ خواہ مخواہ تہہ خانے میں ہفتہ بھر قید رہے۔ تھیوسانگ اسی خیال سے اہرام سے دور نکل جانا چاہتا تھا کہ کہیں ماریا یا ناگ باہر آ کر اسے مجبور کر کے اندر نہ لے جائیں۔

Pakistanipoint

تھیوسانگ نے صحرا میں دوڑنا شروع کر دیا۔ دھوپ نکلی ہوئی تھی۔ دور تک صحرا میں ریت کے ٹیلے بکھرے ہوئے تھے۔ تھیوسانگ کی رفتار کافی تیز تھی۔ وہ اہرام سے کافی دور نکل آیا تو ریت کے ایک اونچے ٹیلے کے پاس بیٹھ گیا۔ ابھی اسے دو دن اور ایک رات بسر کرنی تھی۔ کیونکہ اس کے ساتھی اگر ہفتے بعد نہیں تو شاید تین دن بعد اہرام سے باہر نکل آئیں۔ کیونکہ تیسرے دن سرخ شعاعوں کی بارش ہونے والی تھی۔ جو کہ تھیوسانگ کے خیال میں کبھی نہیں ہو گی تو عنبر ماریا ناگ وغیرہ تیسرے دن اپنے آپ اہرام سے باہر آ جائیں گے۔

تھیوسانگ اہرام سے زیادہ دور نہیں جانا چاہتا تھا۔ اس کو عنبر ناگ ماریا وغیرہ کی دور سے ہلکی ہلکی خوشبو برابر آ رہی تھی۔ اسے صرف یہی ڈر تھا کہ ہو سکتا ہے وہ لوگ ماریا کو اس کی تلاش میں بھیج دیں کیونکہ ماریا تو دیواروں میں سے گزر کر ہوا میں پرواز کرتی ہوئی اس کے پاس پہنچ سکتی تھی۔ تھیوسانگ نے فضا میں سونگھا۔ ماریا کی خوشبو بہت دور تھی۔ اگر وہ وہاں آتی تو اس کی خوشبو بڑے قریب سے آتی محسوس ہوتی۔ تھیوسانگ نے سوچا کہ اسے تین دن اہرام کے پاس صحرا میں گزارنے

PakistaniPoint

ہیں۔ کوئی اچھا سا ٹھکانہ تلاش کرکے وہاں بیٹھنے کی جگہ بنا لینی چاہیے۔

تھیوسانگ اٹھ کر ریت کے ٹیلوں میں پھرنے لگا۔ ایک ٹیلے کے پیچھے گیا تو کیا دیکھتا ہے کہ کھجور کے درختوں کے نیچے ایک چھوٹا چشمہ بہہ رہا ہے اور ایک چھوٹی سی کوٹھڑی بھی بنی ہوئی ہے جس کا دروازہ کوئی نہیں ہے۔ تھیوسانگ کو یہ جگہ پسند آ گئی۔ وہ کوٹھڑی کے اندر آ گیا۔ کوٹھڑی بالکل خالی تھی۔ فرش پر کھجور کے خشک پتوں کا بستر بچھا ہوا تھا۔ اس قسم کی کوٹھڑیاں چشموں کے پاس صحراؤں میں اس لئے بنا دی جاتی ہیں کہ مسافر آ کر وہاں آرام کریں۔ تھیوسانگ کوٹھڑی میں جا کر پتوں پر لیٹ گیا۔ وہ کافی دیر تک لیٹا رہا پھر جب شام ہونے لگی تو باہر نکل کر چشمے کے پاس بیٹھ گیا۔ سورج اہرام کے پیچھے غروب ہو رہا تھا۔ صحرا میں دھوپ کا رنگ سنہری ہو گیا تھا۔ پھر شام ہو گئی۔ اس کے بعد رات ہو گئی اور آسمان پر خوبصورت تارے چمکنے لگے۔ فضا میں سردی بھی ہو گئی۔ کیونکہ صحرا میں دن کے وقت گرمی اور رات کو سردی ہوتی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ریت کے ذرے الگ الگ ہونے کی وجہ سے رات کو جلدی

Pakistanipoint

ٹھنڈے ہو جاتے ہیں۔

رات کو بھی تھیوسانگ نے کئی بار فضا میں سونگھا کہ شاید ماریا اس کی تلاش میں وہاں نہ پہنچ چکی ہو مگر ماریا کو ابھی تک کسی نے نہیں بھیجا تھا۔ تھیوسانگ اطمینان سے کوٹھڑی میں جا کر لیٹ گیا۔ اپنے دوستوں عنبر ناگ وغیرہ کی طرف سے وہ مطمئن تھا کہ وہ اہرام کے اندر محفوظ ہیں۔ اس لئے اسے کوئی فکر نہیں تھی۔ وہ جانتا تھا کہ دو دن بعد جب آسمان سے سرخ شعاعوں کی بارش نہ ہوئی تو اپنے آپ اہرام سے باہر آ جائیں گے۔ تھیوسانگ کو خوشی تھی کہ وہ تہہ خانے کی تنگ و تاریک فضا میں بند ہونے کی بجائے صحرا کی کھلی فضا میں ہے۔ اس نے بھی اپنے اوپر نیند طاری کر لی کیونکہ نیند میں وقت گزرنے کا انسان کو احساس نہیں رہتا۔ وہ سو گیا۔ اس کی آنکھ کھلی تو رات گزر چکی تھی اور دوسرا دن نکل آیا تھا۔ تھیوسانگ اٹھ کر صحرا میں سیر کرتا اہرام کے قریب چلا آیا۔ اسے اہرام کے اندر سے عنبر ناگ ماریا جولی سانگ اور کیٹی کی خوشبوئیں برابر آ رہی تھیں۔ اس کا مطلب تھا کہ وہ اہرام کے اندر ہی ہیں۔ تھیوسانگ یہ اطمینان کرنے کے بعد واپس ٹیلے والی کوٹھڑی

Pakistanipoint

میں آ کر بیٹھ گیا۔ صحرا میں سورج نکلنے کے تھوڑی دیر بعد آگ برسنے لگی تھی اور گرم ہوائیں چلنے لگی تھیں۔ تھیوسانگ کو گرمی کا احساس تو نہیں تھا پھر بھی وہ کوٹھڑی کے اندر ہی رہا۔

دوسری طرف اہرام کے اندر قبر والے تہہ خانے میں عنبر ناگ ماریا جولی سانگ اور کیٹی بھی اٹھ بیٹھے تھے۔ تھیوسانگ کے بارے میں سب کو فکر لگا ہوا تھا۔ عنبر ناگ ماریا کو یہی فکر تھا کہ اگر لال شعاعوں کی بارش ہو گئی تو تھیوسانگ کو سخت نقصان پہنچے گا اور وہ بوڑھا ہو جائے گا اور خدا جانے پھر اس کے ساتھ کیا گزرے؟ جولی سانگ تو ان سب سے زیادہ پریشان تھی۔ کیٹی کو بھی خلائی مخلوق ہونے کی وجہ سے زیادہ فکر تھی۔ عنبر نے دو تین بار دیواروں کو توڑنے اور ماریا کو باہر بھیجنے کی کوشش کی مگر وہ کامیاب نہ ہو سکا۔ دوسری رات اور تیسرا دن بھی گزر گیا۔ اب اگلے روز زمین پر لال شعاعوں کی بارش ہونے والی تھی۔

عنبر نے کہا۔

"باہر سے تھیوسانگ کی ہلکی ہلکی خوشبو آ رہی ہے جس کا مطلب ہے کہ وہ باہر ہی ہے۔ صبح زمین پر لال

pakistanipoint

شعاعوں کی بارش ہونے والی ہے۔ کاش! تھیوسانگ اہرام سے باہر نہ جاتا۔ اس نے بڑی سخت غلطی کی۔

جولی سانگ ان سب سے زیادہ پریشان تھی۔ کیونکہ تھیوسانگ اس کا بھائی تھا۔ وہ نہیں چاہتی تھی کہ لال شعاعوں کی وجہ سے اسکا پیارا بھائی ایک دم سے بوڑھا ہو جائے اور چل پھر بھی نہ سکے۔ آدھی رات کو عنبر ناگ ماریا ایک بار پھر ارادہ کر کے سو گئے۔ جولی سانگ اور کیٹی جاگ رہی تھیں۔

کیٹی نے سرگوشی میں جولی سانگ سے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ شہزادی سائرینی نے تھیوسانگ کو اس کوٹھڑی میں بند کر رکھا ہے۔ ہمارے جانے کے بعد وہ اسے کوٹھڑی میں سے نکال کر اپنا غلام بنا لے گی"۔

جولی سانگ نے کہا۔

"میں تو کل سے یہی کہہ رہی ہوں مگر مجھے کوئی دروازہ کھولنے ہی نہیں دے رہا"۔

کیٹی نے کہا۔

"اس وقت سب سو رہے ہیں۔ میں جا کر دروازہ کھول دیتی ہوں۔ پھر تم بھی اندر آ جانا۔ ضرور تھیوسانگ

Pakistanipoint

کو شہزادی نے بے ہوش کر رکھا ہے"۔

جولی سانگ ذرا ہچکچا کر بولی۔

کیٹی! سوچ لیتے ہیں کہیں کسی مصیبت میں نہ پھنس جائیں"۔

کیٹی نے آہستہ سے کہا۔

"کیا تمہیں اپنے بھائی کا خیال نہیں ہے"۔

اب جولی سانگ بھی تیار ہو گئی۔ وہ دونوں آہستہ سے اٹھ کر تہہ خانے کے اس بند دروازے کی طرف بڑھیں جس کے بارے میں شہزادی سائرینی نے سختی سے منع کیا تھا کہ اس دروازے کو ہرگز ہرگز نہ کھولا جائے۔ کیونکہ اگر کچھ ہو گیا تو پھر وہ اس کی ذمے دار نہیں ہو گی۔ مگر جولی سانگ اپنے بھائی کی محبت سے مجبور تھی۔ ناگ عنبر ماریا وہیں قریب ہی گہری نیند سو رہے تھے۔ ماریا غائب تھی لیکن کیٹی اور جولی سانگ نے اطمینان کر لیا تھا کہ وہ بھی اپنے اوپر خود نیند طاری کر کے سو چکی ہے۔ جولی سانگ پیچھے پیچھے تھی۔ کیٹی نے آگے بڑھ کر کچھ سوچے سمجھے بغیر کوٹھڑی کا پراسرار دروازہ کھول دیا۔

اندر سے تیز آندھی کے ساتھ کالے بادل باہر کو لپکے۔

Pakistanipoint

جولی سانگ کی چیخ

تہہ خانے میں سیاہ کالا بادل چھا گیا۔
تیز آندھی کے بگولے چلنے لگے۔ عنبر ناگ ماریا جاگ پڑے۔ ان کے دم گھٹنے لگے۔ انہوں نے ایک دوسرے کو آواز دینی چاہی مگر ان کی آوازیں نہ نکل سکیں۔ کیٹی اور جولی سانگ کے سانس بھی رک رہے تھے۔ ان کے گلے بھی بند ہو گئے تھے۔ اب تہہ خانے میں جو تیز بگولا چل رہا تھا اس نے ان سب کو اپنی لپیٹ میں لے لیا اور وہ بگولے کے ساتھ تہہ خانے میں گردش کر رہے تھے۔ اڑتے اڑتے گردش کرتے کرتے ان کے جسم سن ہو گئے۔ ان کی آنکھیں بند ہو گئیں۔ اور پھر انہیں ہلکا سا احساس ہوا کہ جیسے وہ کسی گہرے کنوئیں میں اتر رہے ہیں۔
دوسری طرف تھیوسانگ چشمے والی کوٹھڑی میں سو

Pakistanipoint

رہا تھا۔ جب رات گزر گئی اور سورج صحرا میں اپنی سنہری کرنیں بکھیرتے ہوئے طلوع ہوا تو تھیوسانگ کی آنکھ کھل گئی ۔ وہ اٹھ کر باہر آ گیا۔ اس کے ذہن میں یہ احساس تھا کہ مردے کی پیش گوئی کے مطابق آج زمین پر لال شعاعوں کی بارش ہونے والی ہے۔ اگرچہ اس کا دماغ اسے تسلیم کرنے پر تیار نہیں تھا لیکن دل میں ایک ہلکا سا وسوسہ لگا ہوا تھا۔ اس نے گہرا سانس لیا تو وہ چونک پڑا۔ اسے عنبر ناگ ماریا کیٹی اور جولی سانگ میں سے کسی کی خوشبو نہیں آ رہی تھی۔ وہ گھبرا گیا۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ اس نے سوچا۔ کل رات تک تو ان سب کی خوشبو باقاعدہ آ رہی تھی۔ پھر یہ لوگ کہاں چلے گئے؟

تھیوسانگ نے صحرا میں اہرام کی طرف دوڑنا شروع کر دیا۔ اہرام کے پاس پہنچ کر اس نے ایک بار زور سے سانس اندر کھینچا۔ عنبر ناگ ماریا جولی سانگ اور کیٹی میں سے کسی کی خوشبو نہیں آ رہی تھی۔ اب تو وہ بہت پریشان ہوا۔ وہ اہرام کی چھ سیڑھیاں چڑھ کر ساتویں سیڑھی پر آ گیا۔ یہاں وہ سوراخ تھا جس میں سے وہ چھوٹا بن کر باہر نکلا تھا۔ اس نے بہت ڈھونڈا مگر وہ سوراخ اسے نہ ملا۔ تھیوسانگ نے گھبرا کر عنبر ناگ ماریا

PakistaniPoint

کو آوازیں دینی شروع کر دیں۔ وہ صحرا میں اونچی آواز میں پکار رہا تھا لیکن عنبر ناگ ماریا کی طرف سے کوئی جواب نہیں آ رہا تھا۔ تھیوسانگ نے سوچا کہ اسے اہرام کے چاروں طرف گھوم پھر کر اندر جانے کے لئے کسی سوراخ کو تلاش کرنا چاہیے۔ وہ اہرام کافی بڑا تھا۔ تھیوسانگ اس کی دیواروں کو جھک کر غور سے دیکھنے لگا کہ شاید کسی جگہ پر کوئی سوراخ مل جائے اور وہ چھوٹا ہو کر اندر چلا جائے۔ مگر دیواروں میں بڑے بڑے پتھر ایک دوسرے سے بالکل جڑے ہوئے تھے۔ اسے وہ سوراخ بھی نہیں مل رہا تھا جس میں نکل کر وہ باہر آیا تھا۔ تھیوسانگ نے سوچا کہ اہرام کی چوٹی پر چل کر اندر جانے کو کوئی راستہ ڈھونڈھتا ہوں۔ ممکن ہے وہاں کوئی شگاف ہو۔

تھیوسانگ اہرام کی سیڑھیاں چڑھنے لگا۔ ابھی اس نے دوسری سیڑھی ہی طے کی تھی کہ اچانک آسمان پر ایک طرف سے گہرا سرخ بادل آ کر چھا گیا۔ تھیوسانگ وہیں رک گیا۔ اس نے آسمان کی طرف دیکھا۔ آسمان سارے کے سارا لال ہو گیا تھا۔ اب اس کو احساس ہوا کہ مردے کی پیش گوئی سچ ثابت تو نہیں ہو رہی؟ کہیں

Pakistanipoint

واقعی آسمان سے لال شعاعوں کی بارش تو شروع نہیں ہونے والی؟ ابھی وہ یہ سوچ ہی رہا تھا کہ آسمان سے لال رنگ کی لمبی لمبی کرنیں نیچے اترنے لگیں۔ تھیوسانگ چھلانگ لگا کر سیڑھیوں سے نیچے کودا اور ایک ریت کے ٹیلے کی طرف بھاگا۔ اسے یقین ہو گیا تھ کہ یہ وہی لال شعاعیں ہیں جن کے اثر سے وہ بوڑھا ضعیف ہو جائے گا۔

وہ ٹیلے کے پاس پہنچا ہی تھا کہ سرخ کریں اس کے اوپر گرنا شروع ہو گئیں۔ تھیوسانگ نے اپنے آپ کو ریت میں چھپا لیا۔ کرنیں چاروں طرف گر رہی تھیں۔ یہ لال شعاعوں کی بارش تھے۔ ساری فضا سرخ ہو گئی تھی۔ تھیوسانگ ریت کے اندر چھپا آہستہ آہستہ سانس لے رہا تھا۔ اس کا خیال تھا کہ ریت میں چھپ جانے سے وہ لال شعاعوں کے اثر سے محفوظ ہو گیا ہے۔ مگر ایسی بات نہیں تھی۔ لال شعاعوں نے اس پر اثر شروع کر دیا تھا۔ اچانک تھیوسانگ کو اپنے اندر کمزوری محسوس ہونے لگی۔ وہ گھبرا کر ریت میں سے باہر نکل آیا۔ اپنے جسم کو دیکھ کر اس کے حلق سے چیخ نکل گئی اور وہ ریت پر گر گیا۔

Pakistanipoint

تھیوسانگ بوڑھا کھوسٹ ہو گیا تھا۔ اس کا جسم سوکھ کر کانٹا ہو گیا تھا گوشت ہڈیوں سے چمٹ گیا تھا۔ چہرے پر گہری جھریاں پڑ گئی تھیں۔ بال سفید ہو گئے تھے۔ آنکھیں اندر کو دھنس چکی تھیں۔ وہ اٹھ کر بیٹھ گیا۔ اس نے اپنے آپ کو غور سے دیکھا۔ وہ سچ مچ سو برس کا بوڑھا لگتا تھا۔ اس کا سر آہستہ آہستہ ہلنے لگا تھا۔ کپڑے کھلے ہو گئے تھے۔ کمر جھک گئی تھی۔ اس نے سر جھکا لیا۔ اب وہ پچھتانے لگا کہ اس نے اپنے دوستوں کی بات کیوں نہ مانی اور احرام سے باہر کیوں نکل آیا۔ اگر وہ احرام سے باہر نہ نکلتا تو اس اذیت ناک بڑھاپے سے بچ سکتا تھا۔ آسمان سے لال شعاعوں کی بارش آہستہ آہستہ کم ہوتی گئی۔ پھر لال شعاعیں گرنا بند ہو گئیں اور تھوڑی دیر بعد آسمان سے لال بادل بھی غائب ہو گیا اور ایک بار پھر سورج صحرا پر چمکنے لگا۔

تھیوسانگ آہستہ سے اٹھا اور چلنے لگا۔ وہ زیادہ تیز نہیں چل سکتا تھا۔ اس کا سانس پھول رہا تھا۔ اس کے جسم کی آدھی سے زیادہ طاقت ختم ہو چکی تھی۔ وہ بڑی مشکل سے دو گھنٹے لگا کر ریت پر چلتا ہو چشمے والی کوٹھڑی میں آ کر گر گیا۔ وہ ہانپ رہا تھا اس کا جسم پسینے میں

شرابور تھا۔ اس کی نظر بھی بڑھاپے کی وجہ سے کمزور ہو گئی تھی۔

چونکہ تھیوسانگ ایک خلائی سائنس دان تھا اس لئے اس نے بہت جلد اپنے آپ کو سنبھال لیا۔ اگرچہ اس پر شدید قسم کا بڑھاپا طاری ہو گیا تھا لیکن اس کے ذہن میں ذہانت اور عقل اسی طرح جوان اور تیز تھی۔ ایک بات وہ اچھی طرح سے جانتا تھا کہ یہ بڑھاپا قدرتی نہیں ہے بلکہ لال شعاعوں کی وجہ سے اس پر طاری ہوا ہے اور ایسا ہو سکتا ہے کہ کسی دوسری قسم کی شعاعوں سے یہ بڑھاپا ایک بار پھر جوانی میں تبدیل ہو جائے۔ سوال یہ تھا کہ دوسری قسم کی شعاعیں کون سی ہو سکتی ہیں اور وہ کہاں سے آ سکتی ہیں؟ اس وقت تک تھیوسانگ کو بڑھاپے میں زندگی بسر کرنی تھی۔ بڑھاپا بھی ایسا تھا کہ تھیوسانگ زیادہ چل پھر نہیں سکتا تھا۔ چلنے پھرنے سے اس کا سانس پھول جاتا تھا۔ وہ کوٹھڑی میں کھجور کے خشک پتوں پر چپ چاپ بیٹھا عنبر ناگ ماریا جولی سانگ اور کیٹی کے بارے میں سوچ رہا تھا کہ ان کی خوشبو کیوں نہیں آ رہی؟ انہیں تو اہرام سے باہر نکل آنا چاہیے۔ اب تو باہر لال شعاعوں کی بارش نہیں ہو

Pakistanipoint

رہی۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ جیسا کہ شہزادی نے کہا تھا وہ ایک ہفتے کے بعد اہرام سے باہر نکلیں۔ مگر ان کی خوشبو کیوں نہیں آ رہی؟ اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ لوگ اہرام کے اندر خفیہ تہہ خانے میں نہیں ہیں۔ پھر وہ کہاں چلے گئے؟ یہ بات بھی تھیوسانگ کو پریشان کر رہی تھی۔ مگر وہ بڑھا اور کمزور تھا۔ اپنے دوستوں کو تلاش بھی نہیں کر سکتا تھا۔

عنبر ناگ ماریا کہاں چلے گئے؟ یہ ہم آپ کو بعد میں بتائیں گے۔ پہلے یہ بتاتے ہیں کہ کوٹھڑی میں جب کالے بادل کا بگولا تیزی سے گردش کر رہا تھا اور عنبر ناگ ماریا کیٹی اور جولی سانگ اس کے ساتھ ساتھ کوٹھڑی میں چکر لگا رہے تھے تو انہیں محسوس ہوا کہ وہ نیچے گر رہے ہیں۔ اس وقت کیٹی اور جولی سانگ کو ایک زبردست جھٹکا لگا اور وہ بگولے کی گردش سے نکل کر کوٹھڑی کی دیوار سے ٹکرائیں اور بے ہوش ہو گئیں۔ کچھ دیر بعد جب انہیں ہوش آیا تو انہوں نے ایک دوسری کو دیکھا۔ جولی سانگ جلدی سے اٹھ کر بیٹھ گئی۔

"کیٹی! تم ٹھیک ہو؟"

کیٹی نے اپنے بالوں کو درست کرتے ہوئے کہا۔

Pakistanipoint

"میں تو ٹھیک ہوں مگر عنبر ناگ ماریا کہاں ہیں؟"
جولی سانگ نے ادھر ادھر کوٹھڑی میں دیکھا۔ کہنے لگی۔

"عنبر ناگ تو کہیں نظر نہیں آ رہے"۔
پھر اس نے ماریا کو آواز دی۔ کوئی جواب نہ آیا۔

کیٹی نے گھبرا کر کہا۔
"عنبر ناگ ماریا کی خوشبو بھی نہیں آ رہی۔ مگر۔۔۔۔۔۔ مگر تھیوسانگ کی خوشبو آ رہی ہے"۔
جولی سانگ نے سانس کھینچ کر کہا۔
"ہاں! تھیوسانگ کی خوشبو آ رہی ہے۔ مگر بہت دھیمی خوشبو آ رہی ہے"۔
پھر وہ سر پکڑ کر بولی۔
"ہم نے کسی قدر غلطی کی کہ دروازہ کھول دیا ہمیں ایسا نہیں کرنا چاہیے تھے۔ خدا جانے عنبر ناگ ماریا کہاں چلے گئے ہیں"۔
کیٹی بھی افسوس کرتے ہوئے بولی۔
"یہ ساری غلطی مجھ سے ہوئی ہے۔ میں اپنے آپ کو کبھی معاف نہیں کروں گی۔ عنبر نے بھی ہمیں منع

Pakistanipoint

کیا تھا کہ اس کوٹھڑی کا دروازہ نہ کھولیں مگر ہم نے تھیوسانگ کی محبت میں آ کر دروازہ کھول دیا اور تیز بگولے میں پھنس گئے"۔

جولی سانگ اٹھتے ہوئے کہنے لگی۔

"ساتھ والے تہ خانے میں آؤ۔ کہیں عنبر ناگ ماریا وہاں بے ہوش نہ پڑے ہوں اور ان کی خوشبو ان کا ساتھ چھوڑ گئی ہو"۔

وہ کوٹھڑی سے نکل کر تہہ خانے میں آ گئے۔ یہاں بھی عنبر ناگ ماریا کہیں نہیں تھی۔ جولی سانگ نے ایک بار پھر اونچی آواز میں عنبر ناگ ماریا کو آوازیں دے کر پکارا۔ مگر کسی طرف سے کوئی جواب نہ آیا۔

کیٹی مایوسی کے ساتھ بولی۔

"عنبر ناگ ماریا کو بلانے کا کوئی فائدہ نہیں جولی! خدا جانے وہ کہاں پہنچ چکے ہیں"۔

جولی سانگ کہنے لگی۔

"ہمیں یہاں سے باہر نکل کر تھیوسانگ کی خوشبو پر اسے تلاش کرنا چاہیے۔ ہو سکتا ہے عنبر ناگ ماریا اس کے پاس پہنچ گئے ہوں"۔

کیٹی نے اپنے دل پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔

Pakistanipoint

"جولی! مجھے خطرہ ہے کہ----- کہیں تھیوسانگ بوڑھا نہ ہو گیا ہو۔ وہ اہرام کے باہر تھا اور آج باہر آسمان سے لال شعاعوں کی بارش ہونے والی تھی"۔

جولی سانگ بھی سر کو تھام کر رہ گئی۔

"ہائے میرا بھائی بوڑھا ہو گیا تو میں اسے کیسے دیکھ سکوں گی۔ کاش! وہ بھی ہمارے ساتھ اندر آ جاتا"۔ کیٹی نے کہا۔

"اندر آ جاتا تو خدا جانے اس کے ساتھ بھی کیا گزرتی!"

جولی سانگ بولی۔

"پھر تو کچھ بھی نہ ہوتا۔ پھر ہمیں کوٹھڑی کا پراسرار دروازہ کھولنے کی کیا ضرورت تھی۔ پھر تو عنبر ناگ ماریا بھی ہمارے ساتھ ہی رہتے"۔

کیٹی نے کہا۔

"جولی! اب پچھتانے کی بجائے ہمیں آگے کا سوچنا چاہیے۔ ہمیں کسی طرح یہاں سے باہر نکل کر تھیوسانگ اور عنبر ماریا ناگ کا سراغ لگانا چاہیے"۔

جولی سانگ نے تہہ خانے کی دیوار کو دیکھا جہاں شگاف میں سے گزر کر وہ تہہ خانے میں آئے تھے۔ کہنے

Pakistanipoint

لگی۔

"شگاف تو بند ہو چکا ہے۔ ہم باہر کیسے نکلیں گی؟"

کیٹی کہنے لگی۔

"میرا خیال ہے ہمیں ابھی باہر نہیں نکلنا چاہیے۔ شہزادی سائرینی نے کہا تھا کہ باہر سات دن تک لال شعاعوں کا اثر رہے گا"۔

جولی سانگ مایوس ہو کر بیٹھ گئی۔

"تو پھر ہم یہاں سات دن تک قید رہیں گے؟"

کیٹی نے مشورہ دیا۔

"ہمیں اب جلدبازی سے کام نہیں لینا چاہیے۔ شہزادی سائرینی کے حکم کو نہ مان کر ہم پہلے ہی نقصان اٹھا چکی ہیں۔ اب ہمارے لئے یہی بہتر ہے کہ ہم اس کے حکم کے مطابق سات دن اسی تہہ خانے میں بند رہیں اور باہر نکلنے کی ہرگز کوشش نہ کریں۔ کیونکہ یقینی طور پر باہر لال شعاعوں کا اثر ہو گا"۔

جولی سانگ نے سانس کھینچ کر کہا۔

"تھیوسانگ کی خوشبو ابھی تک آ رہی ہے مگر خوشبو بہت کمزور ہے۔ وہ ضرور بوڑھا ہو گیا ہو گا۔ میں

Pakistanipoint

ابھی اس کے پاس جانا چاہتی ہوں کیٹی"۔

کیٹی نے جولی سانگ کو سمجھاتے ہوئے کہا۔

"عقل سے کام لو جولی---- ہم خلائی مخلوق ہیں۔ ہمیں انسانوں کی طرح جذبات میں نہیں آنا چاہیے"۔

جولی سانگ نے کہا۔

"کیا کروں اتنی دیر سے انسانوں میں رہ رہی ہوں۔ ان کا اثر ہونا شروع ہو گیا ہے۔ ٹھیک ہے۔ ہم ایک ہفتے بعد یہاں سے نکلیں گے۔ اب خدا کرے کے تھیوسانگ اس دوران اسی جگہ رہے"۔

کیٹی نے کہا۔

"وہ یہیں رہے گا۔ آخر اسے بھی تو ہماری خوشبو آ رہی ہو گی۔ وہ بھی تو ہمارے انتظار میں ہو گا۔ کیونکہ اس نے شہزادی سائرینی کو یہ کہتے سن لیا تھا کہ تم سب کو ایک ہفتے تک تہہ خانے میں ہی رہنا ہو گا تاکہ باہر کی فضا میں لال شعاعوں کا اثر ختم ہو جائے"۔

یہ بات جولی سانگ کی سمجھ میں آ گئی۔ اب وہ عنبر ناگ ماریا کے بارے میں باتیں کرنے لگیں۔ انہیں بار بار افسوس ہو رہا تھا کہ انہوں نے جذبات میں آ کر کوٹھڑی کے طلسمی دروازے کو کیوں کھول دیا۔

Pakistanipoint

جولی سانگ نے کہا۔

"کیوں نہ ہم شہزادی سائرینی سے پوچھیں کہ عنبر ناگ ماریا کہاں ہو گے۔ آخر اسے تو ضرور معلوم ہو گا"۔

کیٹی نے کہا کہ شہزادی سائرینی کا تابوت تو تہہ خانے کے اوپر ہے"۔

جولی نے کہا۔

"مگر ہم اس کی قبر کے نیچے ہیں۔ اس سے دور تو نہیں ہیں۔ میں اسے آواز دیتی ہوں"۔

جولی سانگ نے اونچی آواز میں دو چار بار شہزادی سائرینی کا نام لے کر اسے پکارا۔ مگر جواب میں وہی گہری خاموشی چھائی رہی۔ شہزادی سائرینی کی طرف سے کوئی جواب نہ آیا۔

کیٹی نے کہا۔

"ہم نے اس کے حکم کی خلاف ورزی کر کے کوٹھڑی کا دروازہ کھول دیا تھا۔ وہ ہم سے ناراض ہے اور کبھی ہماری بات کا جواب نہیں دے گی"۔

دونوں چپ ہو گئیں۔ دوسری طرف تھیوسانگ بھی صحرائی ٹیلے کے پاس چشمے والی کوٹھڑی میں خشک پتوں پر

Pakistanipoint

پڑا ہوا تھا۔ بڑھاپے کی وجہ سے اس کا سر آہستہ آہستہ ہل رہا تھا۔ اس نے اپنی کمزور پتلی ٹانگیں سکیڑ رکھی تھیں۔ وہ خامشی سے لیٹا عنبر ناگ ماریا کے بارے میں سوچ رہا تھا کہ یہ لوگ کہاں غائب ہو گئے ہیں جبکہ کیٹی اور جولی سانگ کی ہلکی ہلکی خوشبو اہرام کی طرف سے اسے باقاعدہ آ رہی تھی۔ صرف اس خوشبو کی وجہ سے ان لوگوں کا آپس میں رابطہ تھا اور وہ سات دنوں کی مدت ختم ہونے کا انتظار کر رہے تھے۔ دن گزر گیا۔ رات گزر گئی۔ پھر دن گزرا۔ پھر رات آ گئی۔ یونہی دن گزرتے چلے گئے اور سات دن بھی گزر گئے....

آٹھویں دن کیٹی نے جولی سے کہا۔

"میں نے ریت پر جو نشان لگائے ہیں اس کے حساب سے سات دن گزر گئے ہیں جولی اور اب آٹھواں دن آ گیا ہے ہمیں یہاں سے باہر نکلنے کا جتن کرنا چاہیے"۔

جولی سانگ بولی۔

"مجھے اس بات کی بڑی خوشی ہے کہ اس وقت بھی باہر سے مجھے تھیوسانگ کی خوشبو آ رہی ہے۔ اور وہ ابھی تک باہر صحرا میں ہی ہے"۔

Pakistanipoint

کیٹی کہنے لگی۔

"اسے بھی ہماری خوشبو آ رہی ہو گی۔ وہ بھی سات دن گزرنے کا انتظار کر رہا ہو گا۔ اب ہمیں فوراً یہاں سے باہر نکل چلنا چاہیے"۔

جولی سانگ نے تہہ خانے کی دیواروں اور چھت کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"لیکن ہم یہاں سے کیسے نکلیں؟ مجھے تو کوئی راستہ نظر نہیں آ رہا"۔

کیٹی کہنے لگی۔

"میں شگاف والی جگہ سے پتھر ہٹانے کی کوشش کرتی ہوں"۔

اور کیٹی نے دیوار پر ایک جگہ بھاری پتھر کو دونوں ہاتھوں سے پوری طاقت سے پیچھے کو دھکیلا تو دیوار میں شگاف پڑ گیا۔

کیٹی نے کہا۔

"لگتا ہے سات دن کے بعد یہاں کا طلسم ختم ہو گیا ہے ورنہ یہ پتھر تو اتنی طاقت والا عنبر بھی نہیں ہٹا سکا تھا"۔

جولی سانگ بولی۔

Pakistanipoint

"مجھے بھی ایسا ہی لگتا ہے کیونکہ میں نے محسوس کیا تھا کہ پتھر اپنے آپ پیچھے ہٹ رہا ہے۔ اب جلدی سے باہر نکلو"۔

وہ تہہ خانے سے نکل کر اوپر اس حجرے میں آ گئے جہاں شہزادی سائرینی کا تابوت پڑا تھا۔ اور دیواروں کے ساتھ سونے چاندی کے تھال سجے ہوئے تھے۔ جولی سانگ نے تابوت کے اوپر شہزادی سائرینی کے چہرے کو دیکھا اور کہا۔

"شہزادی! ہم کو معاف کر دینا۔ ہم سے غلطی ہو گئی تھی"۔

کیٹی نے بھی اخلاقی اعتبار سے اپنا فرض سمجھ کر شہزادی سائرینی سے معافی مانگی مگر شہزادی سائرینی کا چہرہ مردہ عورت کے چہرے کی طرح خاموش رہا۔ اس نے کوئی جواب نہ دیا۔

جولی سانگ بولی۔

"اب یہاں سے چلو کیٹی"۔

وہ حجرے کے دروازے میں سے گزر کے باہر سرنگ میں نکل آئیں۔ یہاں سے وہ تنگ و تاریک راہ داری میں پہنچی۔ جہاں ایک طرف پتھر کی اونچی چھت تک

Pakistanipoint

ہوئی دیوار تھی اور دوسری جانب گہری کھڈ میں مگرمچھ منہ کھولے ہوئے انہیں گزرتا ہوا دیکھ رہے تھے۔

کیٹی نے کہا۔

"جولی سانگ ہوشیاری سے چلنا"۔

دونوں دیوار کے ساتھ لگ کر ایک ایک قدم آگے کو کھسکنے لگیں۔ آخر انہوں نے وہ خطرناک راہ داری پار کر لی اور اس جگہ آ گئیں جہاں پتھر کی سیڑھی کے شگاف میں سے وہ اہرام کے اندر داخل ہوئی تھیں۔

کیٹی نے کہا۔

"میرا خیال ہے طلسم کے ختم ہو جانے کی وجہ سے یہاں کا پتھر بھی کھسک جائے گا۔ تم کوشش کر کے دیکھو"۔

جولی سانگ نے سیڑھی کے پتھر کو پہچان کے دونوں ہاتھوں سے ذرا سا زور لگایا تو پتھر ایک طرف کو کھسک گیا۔ باہر سے ایک دم دن کی روشنی اندر آ گئی۔ جولی سانگ اور کیٹی کی آنکھیں اس روشنی میں چندھیا گئیں۔ انہوں نے اپنی آنکھوں پر ہاتھ رکھ لیا۔ وہ سات دن سے اندھیرے اہرام میں بند تھیں۔

جولی سانگ بولی۔

Pakistanipoint

"کیٹی! تھیوسانگ کی خوشبو زیادہ آنے لگی ہے۔ مگر خوشبو کمزور ہے پھیکی ہے"۔
کیٹی نے کہا۔
"چلو اس خوشبو کے پیچھے پیچھے چلتے ہیں۔ تھیوسانگ زیادہ دور نہیں ہو گا"۔
کیٹی اور جولی سانگ اہرام سے باہر نکلیں تو پتھر اپنے آپ سیڑھی کے ساتھ لگ گیا۔ وہ اہرام کی سیڑھیاں اتر کر نیچے آ گئیں۔ انہوں نے تھیوسانگ کی خوشبو کے ساتھ ساتھ چلنا شروع کر دیا۔ دوسری طرف بوڑھا تھیوسانگ چشمے والی کوٹھڑی میں لیٹے لیٹے چونکا۔ اسے بھی کیٹی اور جولی سانگ کی خوشبو قریب آتے ہوئے محسوس ہو رہی تھی۔ وہ آہستہ سے اٹھ کر بیٹھ گیا۔ پھر دیوار کا سہارا لے کر اٹھا اور قدم قدم چلتا کوٹھڑی سے باہر آ کر چشمے کے پاس بیٹھ گیا۔ صرف اتنا چلنے ہی سے اس کا سانس پھول گیا تھا۔ وہ واقعی بوڑھا کھوسٹ ہو گیا ہوا تھا۔
تھیوسانگ کی خوشبو کے ساتھ ساتھ چلتی کیٹی اور جولی سانگ ریت کے ٹیلوں میں سے نکل کر کھجور کے درختوں کے پاس آئیں تو جولی سانگ نے کہا۔

"تھیوسانگ کی خوشبو ان درختوں کی طرف سے آ رہی ہے"۔

کیٹی نے غور سے دیکھا کہ ایک بوڑھا آدمی سر جھکائے بیٹھا ہے"۔

جولی سانگ کا دل دھڑکنے لگا۔ وہ بھاگ کر تھیوسانگ کے قریب آئیں تو دونوں کی چیخیں نکل گئیں۔ تھیوسانگ بڈھا کھوسٹ ہو چکا تھا۔ اس کا سر بوڑھے آدمیوں کی طرح ہل رہا تھا۔ چہرہ جھریوں سے بھر گیا تھا۔ جسم بڑھاپے کی وجہ سے سوکھ کر کانٹا ہو گیا تھا۔ سر کے بال بالکل سفید ہو گئے تھے۔

جولی سانگ تھیوسانگ سے لپٹ گئی۔

"تھیوسانگ! تجھے کیا ہو گیا ہے"۔

اور پہلی بار جولی سانگ کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔

تھیوسانگ نے کمزور مگر غصیلی آواز میں کہا۔

"جولی! انسانوں کی طرح آنسو مت بہاؤ۔ جو ہونا تھا وہ ہو گیا ہے۔ مجھ پر لال شعاعوں کا اثر ہو گیا ہے۔ یہ قدرتی بڑھاپا نہیں ہے۔ یہ کسی دوسری شعاعوں سے ختم ہو سکتا ہے۔ یہ بتاؤ کہ عنبر ناگ ماریا کہاں ہیں مجھے

Pakistanipoint

تمہاری خوشبو تو سات دن سے آ رہی تھی اور میں تمہارے ہی انتظار میں یہاں بیٹھا تھا مگر عنبر ناگ ماریا کی خوشبو نہیں آ رہی تھی"۔

اب کیٹی اور جولی سانگ نے تھیوسانگ کو ساری بات بیان کر دی۔

تھیوسانگ بولا۔

"تم دونوں نے سخت حماقت کی کہ کوٹھڑی کا دروازہ کھول دیا۔ یاد رکھو۔اس کائنات میں کچھ خفیہ اور پراسرار علوم ایسے بھی ہیں کہ جن کو ہماری ترقی یافتہ سائنس بھی نہیں سمجھ سکتی"۔

جولی سانگ نے کہا۔

"تھیوسانگ بھائی! اب ہم کیا کریں؟ عنبر ناگ ماریا کو تو ہم ضرور تلاش کریں گے لیکن تمہارا بڑھاپا کیسے دور ہو سکتا ہے"۔

تھیوسانگ اپنے سر کو ہلاتے ہوئے کمزور بوڑھی آواز میں بولا۔

"میں نے عنبر ناگ ماریا کا کہا نہ مان کر سخت غلطی کی مجھے بھی اہرام کے اندر ہی رہنا چاہئے تھا۔ آج صبح صبح ہی آسمان پر لال بادل چھا گئے اور پھر لال شعاعوں کی

Pakistanipoint

بارش ہونے لگی۔ میں دوڑ کر ریت میں چھپ گیا مگر ان شعاعوں کے اثر سے نہ بچ سکا اور ایک سیکنڈ میں جوان آدمی سے بوڑھا ہو گیا۔ ٹھیک ہے یہ شعاعوں کی تابکاری کا اثر ہے۔ اگر کسی طریقے سے یہ اثر دور کر دیا جائے تو میں ایک بار پھر سے جوان ہو سکتا ہوں۔ کیونکہ اگرچہ میں بوڑھا ہو گیا ہوں لیکن میری عمر اب بھی وہی ۲۵ سال ہے۔ یہ بڑھاپا قدرتی نہیں ہے"۔

کیٹی بولی۔

"تھیوسانگ بھیا! میرا تو خیال ہے کہ ہمیں اس مردے کے پاس واپس جانا چاہیے جس نے ہمیں اپنا چراغ دے کر اس اہرام میں شہزادی سائرینی کے پاس بھیجا تھا۔ میرا خیال ہے کہ وہی ہمیں کچھ مشورہ دے سکتا ہے۔ کیونکہ وہ سب حالات سے واقف ہے"۔

جولی سانگ نے کیٹی کی تجویز کی حمایت کرتے ہوئے کہا۔

"میرا خیال ہے کیٹی ٹھیک کہتی ہے تھیوسانگ! ہمیں واپس اسی شہر کے ویران قبرستان میں جا کر چراغ والے مردے سے بات کرنی چاہیے۔ میں تو اس سے گفتگو کر سکتی ہوں"۔

Pakistanipoint

تھیوسانگ اب مردے کی پیش گوئی کا قائل ہو گیا تھا۔ کہنے لگا۔

"میں جانے کو تیار ہوں مگر مجھ سے تو بڑھاپے کی وجہ سے چلا نہیں جاتا۔ میں اتنی دور کیسے جاؤں گا؟"

جولی سانگ بولی۔

"ہم اس کا کچھ بندوبست کرتی ہیں۔ ہم کہیں سے تین گھوڑے لے آئیں گی۔ تم اسی جگہ رہو۔ ہم ابھی کہیں نہ کہیں سے گھوڑوں کا انتظام کرتی ہیں۔ ہمارے پہلے کو گھوڑے تو خدا جانے کہاں چلے گئے ہوں گے؟"

کیٹی نے کہا۔

"جولی سانگ! تھیوسانگ کی حالت ایسی نہیں ہے کہ ہم اسے اکیلا چھوڑ دیں میں اس کے پاس ٹھہرتی ہوں۔ تم جا کر کہیں تین گھوڑے پکڑ کر لے آؤ"۔

تھیوسانگ بڑھاپے کی وجہ سے خاموش رہا۔ وہ زیادہ بات کرتا تھا تو اس کے جبڑے درد کرنے لگتے تھے۔

جولی سانگ نے کہا۔

"کیٹی! اگر تم اکیلی تین گھوڑوں کا انتظام کر سکتی ہو تو میں تھیوسانگ کے پاس ہی ٹھہر جاتی ہوں۔ مگر دیر نہ کرنا۔ جلدی واپس آ جانا"۔

Pakistanipoint

کیٹی نے کہا۔

"میں گھوڑے لے کر ہی واپس آؤں گی"۔

جولی سانگ تھیوسانگ کے پاس ہی رہی اور کیٹی صحرا میں اہرام والی پہاڑیوں کی طرف نکل کھڑی ہوئی۔ جولی سانگ اپنے بھائی کو اتنا بوڑھا دیکھ کر دل میں غم کر رہی تھی۔ اوپر سے وہ ظاہر نہیں کر رہی تھی۔ تھیوسانگ کا ذہن اسی ذہانت کے ساتھ کام کر رہا تھا۔

وہ آہستہ آہستہ کہنے لگا۔

"اگرچہ میرا سر بڑھاپے سے ہل رہا اور کمزوری کی وجہ سے میرے ہاتھ بھی کانپتے ہیں لیکن جولی! میں پھر تمہیں کہتا ہوں کہ یہ قدرتی نہیں بلکہ غیر قدرتی بڑھاپا ہے اور میں بہت جلد اس بڑھاپے سے نجات حاصل کر لوں گا"۔

جولی سانگ نے اپنے بھائی تھیوسانگ کے کندھے دباتے ہوئے کہا۔

"ایسا ہی ہو گا تھیوسانگ بھائی! میں مایوس نہیں ہوں۔ تم بہت جلد پھر جوان ہو جاؤ گے"۔

تھیوسانگ نے سر جھکا لیا اور افسوس کے لہجے میں کہنے لگا۔

Pakistanipoint

"مجھے عنبر ناگ ماریا کی پریشانی ہے۔ کچھ معلوم نہیں کہ وہ کہاں نکل گئے ہیں۔ تم لوگوں کو کوٹھڑی کا دروازہ نہیں کھولنا چاہیے تھا"۔

جولی سانگ نے افسوس کے لہجے میں کہا۔

"بس مجھ سے حماقت ہو گئی۔ میں نے سوچا کہ شاید تمہیں شہزادی سائرینی نے کوٹھڑی میں بے ہوش کر کے پھینک دیا ہے۔ بس غلطی ہو گئی"۔

دوپہر تک وہ دونوں چشمے کے کنارے لیٹے رہے۔ دوپہر کے بعد کیٹی آئی تو وہ گھوڑے پر سوار تھی اور ساتھ دو گھوڑے خالی تھے۔ جولی سانگ اسے گھوڑوں کے ساتھ دیکھ کر بہت خوش ہوئی۔ انہوں نے تھیوسانگ کو پکڑ کر بڑی مشکل سے ایک گھوڑے پر بٹھایا۔ تیسرے گھوڑے پر جولی سانگ بیٹھ گئی۔ پھر انہوں نے ویران قبرستان والے شہر کی طرف رخ کر لیا اور گھوڑے آہستہ آہستہ چلنے لگے۔ تھیوسانگ کے بڑھاپے کی وجہ سے وہ گھوڑوں کو سرپٹ نہیں دوڑانا چاہتی تھیں۔ اس وقت سورج صحرا کے آسمان پر چمک رہا تھا۔

○

مطبوعہ فیروز سنز (پرائیویٹ) لمیٹڈ لاہور۔ باہتمام عبدالسلام پرنٹر اور پبلشر

Pakistanipoint

عنبر ناگ ماریا کی واپسی اور خلاء میں

اے حمید

نیا مکتبہ اقرأ
۱۴- بی شاہ عالم مارکیٹ لاہور-۸